

هو المفتاح العليم

# المفتاح الحديدي

للجزء الثالث كتاب تشهيد الأديب في العرب

كسبي  
٣  
كسبي

برائے

عربی کا معلم (حصہ سوم)

مؤلفہ :- مولوی عبدالستار خان

ناشر

مدنی کتب خانہ

آرام باغ - کراچی ۱



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بہ عربی کا معلم کے حصہ سوم کی یہ کلید ہے۔ امید ہے سابقہ دونوں کی کلید کی مانند یہ بھی شائقین عربی کے لیے جو بطور خود عربی سیکھنا چاہتے ہیں اچھی مددگار ثابت ہوگی۔

ترجمہ میں محاورے کا خاص خیال رکھا گیا ہے مگر کسی جگہ خاص مصلحت سے لفظ کے مطابق ترجمہ کر دیا ہے۔ کہیں دونوں قسم کے ترجمے بتلائے ہیں۔

عبارت کا مطلب سمجھانے کے لیے اکثر مقامات میں کچھ الفاظ بڑھانے پڑے ہیں جو بغرض امتیاز خطوط و حدانی کے اندر رکھے گئے ہیں۔

سوالات میں جو کسی قدر مشکل ہیں ان کا حل بھی درج کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی سوال کے کئی جواب ہو سکتے ہیں تو ایک ہی جواب لکھ کر آگے لکھ دیا ہے یا اور کچھ تاکہ عزیز طالبین الفاظ بدل کر جواب کے لیے اور جملے بنا لیں۔

البتہ مشقی مثالوں میں بعض مثالیں ایسی بھی ہیں جن کے بعض الفاظ کے اعراب کا قاعدہ صراحتہ نہیں گزرا ہو بلکہ بار بار مثالوں میں پیش کر کے غیر شعوری طور پر ذہن نشین کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً لفظ قَبْلَ، بَعْدَ، عِنْدَ کے اقبل جہاں خوف جو نہیں آیا ہو ان پر زہ لکھ دیا گیا ہے۔

ان کے قاعدے بتائے ہیں مگر آخروں میں اس پر اگر ایسے کسی مقام میں الجھن محسوس ہو تو کسی علم کی طرف رجوع کریں۔ بہر حال طالبین عربی کی آسانی کے لیے بقدر امکان کوشش کی گئی ہے واللہ تعالیٰ اعلم قبول فرما کر طالبین کی سہولت کا ذریعہ بناوے، آمین

خادم افضل اللسان عبدالستار خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# کلید عربی کا معلم حصہ سوم

مشق نمبر ۲۸ عربی سے اردو

تنبیہ :- عربی کی واحد مخاطب کی ضمیر کی جگہ اردو میں جمع مخاطب کی ضمیر "تم" لگا سکتے ہیں۔ آنت کے معنی "تُو" بھی کر سکتے ہیں اور "تم" بھی ہے۔

(۱) حسین! کیا سگریٹ کی عادت رکھتے ہو؟  
میں اس کا عادی تھا لیکن ایک مہینہ پہلے پھوڑ دیا ہے۔

(۲) بہت اچھا کیا! چائے کی عادت کرو، کافی کی عادت کرو، لیکن سگریٹ کی عادت مت کرو۔  
ہاں! مجھے ڈاکٹر نے کہا سگریٹ نقصان دالی چیز ہے، پھینپھڑے اور آنکھ پر اس کا اثر پڑتا ہے۔

(۳) خدا کی قسم تم ایک عاقل آدمی ہو کیونکہ تم اپنی عادت کی چیزوں پر ڈاکٹر کے قول کو ترجیح دیتے ہو۔  
بھائی! میرے نزدیک بہتر تو یہ ہے کہ ہم بلا ضرورت چائے اور کافی کی بھی عادت نہ کریں۔

(۴) تمہارے والد دہلی سے کب آئیں گے؟  
اگر اللہ نے چاہا! کل ان کے آنے کی امید ہے۔

(۵) کیا تم نے دہلی میں اسلامی کانفرنس میں مولنا ابوالکلام کی تقریر سنی؟  
جی ہاں ہم نے سنی، واقعی وہ بہت ہی موثر تھی۔ اس سے تمام حاضرین متاثر ہو گئے۔

(۶) کیا تم نے یہ مکان کرایہ سے لیا ہے ؟  
 (۷) کیا تم اس امانت دار مزدور کو نوکر رکھتے ہو؟ کیونکہ جس کسی کو تم نوکر رکھو ان میں بہترین وہ ہے جو قوی اور امین ہو۔

(۸) اے علی! اپنے لڑکے کو حکم دو [کہو] کہ کتاب لیوے اور میرے سامنے پڑھے۔

(۹) میری بہن! اپنی لڑکیوں کو نماز کا حکم کرو۔ کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تمھاری اولاد سات برس کی عمر [کو پہنچیں تو نماز کا حکم کرو۔

(۱۰) کیا تم نے اس گھر کو مسجد بنا لیا؟  
 (۱۱) اس بزرگ سے پوچھو کیا آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ سے کچھ مسائل دریافت کریں؟

(۱۲) ہم اللہ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضرت [اچھا] تو پوچھو، اور جس بات کا تمہیں علم ہو جائے اس پر عمل کرو، اور قرآن کو

میں اس کو کرایہ سے لینے میں غور کرو رہا ہوں۔ ہاں! ہم اسے بڑی خوشی سے نوکر رکھیں گے کیوں کہ ہمیں ایک قومی اور امین مزدور کی ضرورت ہے۔

لے لڑکے! اپنی کتاب لے اور اس کے سامنے پڑھ۔

ہاں بھائی! حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اتباع کرنے کے لیے میں انھیں نماز کا حکم کروں گی۔

ہاں! ہم اسے مسجد اور مدرسہ بنا لیں گے۔ لڑکو! جو چاہو مجھ سے پوچھو اور اللہ کی آیتوں کو مسخری اور کھیل نہ بناؤ۔

ہو جائے اس پر عمل کرو، اور قرآن کو

میں اس لیے آتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو علم میں ہم پر فوقیت عطا فرمائی ہے۔

(۱۳) ہمارے بزرگوار! کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے کہ ہم کھاتیں؟ کیونکہ ہم دور کی مسافت سے آتے ہیں۔

(۱۴) ہاں اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور آپ کی عنایات پر آپ کا بھی شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن حضرت اس میں نہ روٹی ہے نہ گوشت۔

(۱۵) معاف کرئیے! چچا ہم پر گرفت نہ کرئیے، ہاں دیکھیے ہم انجیر اور کھجور کھالتے ہیں۔

(۱۶) اللہ آپ کو بھی خوشگوار اور مبارک کرے، جناب کیا آپ ہمیں اجازت دیں گے کہ یہ ٹوکری اپنے ساتھ لے جائیں تاکہ رستے میں کھائیں۔

(۱۷) حضرت بزرگوار! ہم نے آپ کی خدمت میں جو کچھ خلاف ادب

اپنے تمام معاملات میں امام [رہ نما] بنا لو۔

لڑا کو! وہ ٹوکری لے لو اور میوہ جات میں سے جو چاہو کھا لو اور اللہ نے جو کچھ تمہیں دیا اس پر اس کا شکر کرو۔

نکلوئے شرمیرو! تم بھوکے نہیں ہو۔ کیا تم نے مجھے کھلونا [مذاق] بنا لیا ہے۔

[اچھا] تو تمہیں جو پند ہے کھا لو۔ تمہیں خوشگوار اور مبارک ہو [تمہیں رچے پکھے]

واللہ تم شیطا میں ہو! تم اس لیے نہیں آئے ہو کہ مسائل دریافت کرو [تم مسائل پوچھنے کے لیے نہیں آئے ہو] تم تو صرف کھانے اور مذاق اڑانے کے لیے آئے ہو۔

[خیر] اللہ تمہیں بخش دے! اگر تمہیں مسائل سمجھنے کی ضرورت ہو تو جب چاہو

واپس آجاؤ۔ والسلام

وا احترام کیا ہے اس کی معافی مانگتے  
ہیں اور آج ہم جانے کی اجازت  
چاہتے ہیں۔ کیونکہ آج آپکو غضب آلود  
دیکھ رہے ہیں۔

### من القرآن

(۱) اور اپنے اہل [و عیال] کو نماز کا حکم کر (۲) اے بچی کذاب کو مضبوطی سے  
پکڑ لے (۳) درگزر اختیار کر اور پسندیدہ باتوں کا حکم کر اور جاہلوں سے منہ  
پھیر لے (۴) کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ نہ کرو (۵) تو اس [جنت میں] سے تم  
دونوں [آدم و حوا] جہاں کہیں چاہو با فراغت کھاؤ (۶) [لوگو] ابراہیم کے  
کھڑے سہنے [عبادت کرنے] کی جگہ کو تم بھی نماز کی جگہ بنا لو (۷) اے وہ لوگو جو  
ایمان لائے ہو [اے ایمان والو] میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست نہ  
بناؤ (۸) پس علم والوں سے پوچھ لیا کرو، اگر تم نہیں جانتے (۹) پھر اس  
روز نعمتوں کی بابت تم ضرور پوچھے جاؤ گے (۱۰) اور وہ اپنے آپ پر [دوسرے  
حاجتمندوں کو] مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود انھیں حاجت ہو (۱۱) تم جس کسی کو  
نوکر رکھو بیشک ان میں بہترین وہ ہے جو طاقور اور امانت دار ہو [بے شک  
بہترین نوکر وہ ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو] (۱۲) کیا تم نے اس [آگ]  
کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم [اس کے] پیدا کرنے والے ہیں؟ (۱۳) جب  
تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو انھیں چاہیے کہ [گھر میں داخل ہوتے  
وقت] وہ اسی طرح اجازت مانگ لیا کریں جس طرح ان سے پیشتر

کے لوگ اجازت طلب کیا کرتے رہے (۱۴) اس نے [پہنچ کر بی بی نے کہا  
آپ کو اس کی خبر کس نے دی؟ فرمایا مجھے بڑے علم والے اور بڑے باخبر [خدا]  
نے خبر دی +

### اردو سے عربی

(۱) یا حامد! اهل تَأْلِيفِ السِّجَارَةِ؟ انا كُنْتُ الْفُطْمًا، لکن تو كُنْتُمْ مُنْذُ

مَنْعَتِي الدُّكْتُودُ

(۲) أَحْسَنْتِ! السِّجَارَةُ قَضَرُ الرِّئَةِ نَعَمْ يَا سَيِّدِي! هَذَا، لَا أَشْرَبُ

السِّجَارَةَ

وَالْعَيْنَ

(۳) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هَذِهِ الدَّارَ؟ نَعَمْ اسْتَأْجَرْتُ هَذِهِ الدَّارَ

لَا! مَا اسْتَأْجَرْتَهُ

(۴) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هَذَا الرَّجُلَ

(۵) يَا اخْتِي! مَرِي بِنْتِكِ أَنْ تَقْرَأَ فَاطِمَةُ اخْتِي الْكِتَابَ وَقَرَأْتِي

أَمَّا رَحَا لِكِ

كِتَابَهَا أَمَّا مِي

(۶) يَا اَوْلَادُ! خُذُوا كِتَابَكُمْ وَقَرُّوْا نَعَمْ يَا سَيِّدَانَا! الْاَن نَا خُذْنَا كِتَابِنَا

(۷) يَا سَيِّدَتِي! مَرِي اَوْلَادِكِ وَ نَعَمْ يَا اَخِي! الْاَمْرُ تَهْمُ بِالصَّلَاةِ

بِنَاتِكِ بِالصَّلَاةِ

(۸) سَلِّقِي اِهَذَا الْوَلَدَ مَا اسْمُكَ اِخْوَانِي! اِسْمِي سَلِيْمٌ، وَ اَنَا مِنْ

لَا هُوَ

وَمِنْ اَيْنَ اَنْتِ؟

(۹) يَا بِنْتُ! خُذِي تِلْكَ السَّلَّةَ اَشْكُرُكَ يَا عَمِّي

وَ كَلِّبِي مِنْهَا مَا مَحْبَبَتِي

<p>هَلَّا تَتَّخِذُوا هَذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟ فَاتَّخِذُوا بَيْتَكُمْ مَدْرَسَةً</p>	<p>نَعُوهُمْ اَتَّخِذُوا هَذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا طَيْبًا! نَتَّخِذُ بَيْتَنَا مَدْرَسَةً</p>
---	--

## مشق نمبر ۲۹ عربی سے اردو

- (۱) حامد! گھنٹی بجا دو، مدرسہ کا وقت قریب ہو چکا ہے۔
- (۲) کس نے گھنٹی بجائی؟
- (۳) وقت سے پہلے کیسے بجائی؟
- (۴) کرسی کا پاؤں بل رہا ہے، بڑھی کو کہہ دو کہ کیل ٹھوک دے۔
- (۵) دروازہ کون کھٹ کھٹا رہا ہے؟
- (۶) لے خادمہ دو! کو اچھی طرح کوٹ لے
- (۷) لڑکو! کہاں بھاگے جا رہے ہو؟
- (۸) [اچھا] تو بھاگو اور دیر نہ کرو۔
- (۹) اے خلیل! اس کتاب کے اوراق رگن ڈالو کتنے ہیں؟
- (۱۰) خلیل! تمہیں مدرسہ جانا اچھا لگتا ہے؟
- میرے استاد! آپ کے آنے سے پیشتر گھنٹی بجانی چاہیگی ہے۔
- جناب! میں نے بجائی۔
- جناب! گھڑی پیچھے ہے [یا سست ہے]۔
- اس کا خیال ہے کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
- شاید خادمہ دروازہ کھٹ کھٹا رہی ہے۔
- میرے آقا! دیکھ لیجئے دو! تو آنے کی طرح خوب کوٹ لی گئی ہے۔
- ہم مدرسہ کو بھاگے جا رہے ہیں۔
- یہی تو ہمارا مقصد ہے۔
- میں نے اسے رگن لیا ہے وہ تو پچاس ورق ہیں۔
- واللہ! مجھے تو سیکھنے کے وقت سیکھنا



<p>اور کھیلنے کے وقت کھیلنا پسند ہے۔ جناب! اسے پڑھنے کی نسبت کھیلنا زیادہ پسند ہے۔</p>	<p>یا کھیل کے میدان میں جانا؟ (۱۱) تمہارے بھائی کو پڑھنا پسند ہے یا کھیلنا؟</p>
<p>اللہ کا شکر! میں کامیاب ہو گیا اور میں نے تو پہلے سے تیاری کر لی تھی۔</p>	<p>(۱۲) میں سمجھتا ہوں کہ تم امتحان میں کامیاب ہو گئے ہو</p>
<p>اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انسان کے لیے کچھ نہیں مگر وہی جو اس نے کوشش کی۔</p>	<p>(۱۳) سچ کہا جس نے کہا جو کوشش کھے وہ [مقصود] پالے۔</p>
<p>الحمد للہ! اس کی [بھی] تیاری کر رہا ہوں اور میں اپنے پروردگار سے اس امتحان میں کامیاب ہونے کی بھی امید رکھتا ہوں۔</p>	<p>(۱۴) لیکن میں پوچھتا ہوں کیا تم نے بڑے امتحان کی [یعنی] آخرت کے امتحان کی [بھی] تیاری کی ہے؟</p>
<p>جناب! میں بھی آپ کی ملاقات سے مسرور ہو گیا۔</p>	<p>(۱۵) خلیل! واللہ تمہاری بات نے مجھے خوش کر دیا۔</p>
<p>براہ کرم آپ مجھے وہ بتا دیجیے تاکہ آپ بھی اجر پائیں، کیونکہ بھلائی کی بات سنانے والا ایسا ہی ہے جیسا اس کا کرنے والا۔</p>	<p>(۱۶) سلیم! کیا میں تمہیں ایسا کام بتاؤں جو تمہیں دنیا و آخرت میں باعث کردے۔</p>
<p>واللہ اعلم! آپ نے ایک ایسا عمل بتلا دیا جو تمام بھلائیوں کا جامع ہے پس آپ کو اللہ تعالیٰ بہترین جزا عطا فرمائے۔</p>	<p>(۱۷) اللہ کا اور اس کے رسول کا فرمان بڑا اور اپنے ماں باپ کا خدمت گزار اور اللہ کی مخلوق کا خیر خواہ ہو جاؤ تو اللہ کے پاس اور لوگوں کے پاس</p>

[نظر میں] عزت دار بن جائے گا۔

(۱۸) بیلی! کیا تجھے ان دنوں میں [یعنی] ا

سردی اور ٹھنڈکے دنوں میں سردی

محسوس نہیں ہوتی؟

(۱۹) میں تجھے گرمی کے لباس میں ملبوس

دیکھ رہا ہوں۔

(۲۰) کوئی مضائقہ نہیں! سردی کے موسم

میں اون کا لباس پہنا کر تاکہ تجھے تپ

اور زکام نہ چھو لے [نہ ہو جائے]

(۲۱) کبھی کسی باغ پر تیرا گزر رہتا ہے اور

اس کے درختوں کو دیکھتی ہے اور اس

کے پھولوں کی خوشبو لیتی ہے؟

(۲۲) ڈالیوں کو مت ہلایا کر اور نہ پھولوں کا

لاچ رکھ۔ کیونکہ لاچ تجھے ذلیل

کرنے گا۔

حضرت! آپ نے کس طرح سمجھا کہ میں نے

سردی محسوس نہیں کی؟

حضرت! مجھے اُون کا لباس شاق

گنڈرتا ہے۔

بہت خوب جناب! آپ کی پاکیزہ عتاپا

سے میں ممنون اور مسرور ہوں۔

ہاں! میں جمعہ کے روز باغ میں گئی تھی تو ایک

خوبصورت دخت کو میں نے دیکھا پس

اس کی شاخوں کو میں نے ہلایا اور اس کے

پھولوں کی خوشبو لی۔

میرے استاد! آپ نے سچ فرمایا۔ میری

اماں جان کہا کرتی تھیں جس نے قناعت

کی وہ عزیز ہوا اور جس نے لاچ کیا وہ

ذلیل ہوا۔

ہندوستانی اپنے آپ کو کم طاقت اور کم

درجہ سمجھتے تھے۔ مگر آج [اب] کچھ بیدار

(۲۳) بھائیو! کیا تم نہیں جانتے ہو مصر والے

ایک زمانے سے آزاد ہو چکے ہیں،

ہو گئے ہیں۔ اس لیے آج ان سے وہ توقع کی جاسکتی ہے جو کل نہیں کی جاتی تھی۔ بے شک! اگر ہندوستان کے آدمی [سپاہی] نہ ہوتے اور ہندوستان کا اسباب نہ ہوتا تو انگلستان کے لیے افریقہ میں اٹلی میں اور ہند کے مشرق میں فتح کا دروازہ نہ کھلتا، بلکہ [یورپ میں بھی نہ کھلتا۔

تم نے بالکل سچ کہا، پس برطانیہ کو لازم ہے کہ جن لوگوں نے کھن وقت میں اس کا ہاتھ بٹایا ان کو خوش کر دے۔ کیونکہ جو شخص احسان کر کے دوستوں کے دلوں پر قبضہ نہ کرے اسے دشمنوں پر فتح پانے کو مغرور نہ ہونا چاہیے [فتح کے فریب میں نہ آنا چاہیے]

جناب! میرا بھی ایسا ہی خیال ہے باوجود اس کے ہیں ان کے وعدے کے دھوکے میں نہ رہنا چاہیے۔ کیونکہ آزادی بخشی نہیں جاتی بلکہ قوت اور قابلیت کے ذریعے لی جاتی

تو ہندوستان والے کیوں نہیں آزاد ہوتے؟

(۲۴) اب تو انگلستان کے بہت سے لیڈروں نے اعتراف کر لیا ہے کہ فتح پانے میں ہندوستان اپنی قیمتی امداد کی وجہ سے آزادی کا مستحق ہو گیا ہے۔

(۲۵) اسی طرح اسلامی ممالک میں سو ہر ایک نے فتح پانے میں برطانیہ کی امداد کے لیے ہاتھ بڑھایا ہے۔

(۲۶) عقلائے برطانیہ سے ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتح کے فریب میں نہ آئیں گے اور ہندوستان کو اس کا حق دینے میں پس و پیش نہ کریں گے۔

ہے [حاصل کی جاتی ہے]۔

### من القرآن

(۱) ہم تمہیں بہترین قصہ سناتے ہیں (۲) بیٹا! اپنے خواب کا قصہ اپنے بھائیوں کو نہ سنانا (۳) بے شک ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ [جو قرآن سے نصیحت لے] (۴) اور انہوں نے [یہود نے] کہا ہیں [دو نسخ کی] آگ ہر گز نہیں چھوئے گی مگر صرف چند روز (۵) اگر تجھے اللہ کسی ضرر سے چھو لے [ضرر پہنچا دے] تو اس کا کھولنے والا [دفع کرنے والا] کوئی نہیں، بجز اُس کے اور اگر وہ تجھے بھلائی کے ساتھ چھو لے [بھلائی پہنچا دے] تو وہ تو مہر چیز پر قادر ہے (۶) [اے پیغمبر] ایمان والوں کو کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ (۷) [اے پیغمبر] ایمان والی عورتوں کو کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں (۸) [اے پیغمبر] کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا (۹) تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو، بے شک وہ [اللہ] دل والی چیزوں [باتوں] کو جانتا ہے (۱۰) اور اس [ابراہیم] سے اس کی قوم نے محبت [مباحثہ] کیا، اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں محبت کرتے ہو؟ (۱۱) [اے پیغمبر] کہہ دو موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تم سے ملاقات کرنے والی ہے، پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے [اللہ] کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں ان اعمال کی خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے (۱۲) [اے مریم] کھجور کے تنے کو اپنی طرف نہ پلا، وہ تجھ پر تازہ کھجور گرا دے گا (۱۳) [اے اللہ] تو عزت دیتا ہے جس کو چاہتا

ہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے (۱۴) [اے پیغمبر! وہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے، تم ان سے کہہ دو مجھ پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان مت رکھو، بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ بتلا دیا (۱۵) اور [اے مسلمانو! تم سے جہاں تک ہو سکے ان کے [مقابلے کے] لیے قوت اور گھوڑے تیار کر رکھو، اس سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر اور ان کے علاوہ دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ ان کو جانتا ہے، خوف طاری کر سکو گے (۱۶) اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا گیا اللہ کی راہ میں پڑو تو تم بوجھل ہو کر بیٹھ گئے، کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں [دنیا کی] ناچیز زندگی کو پسند کر لیا ہے؟

### اُردو سے عربی

(۱) مَتَىٰ دُقِ الْجَرَسُ الْمُدَّ سَمًّا؟ | أَلَا نَدُقُ الْجَرَسَ قَبْلَ نِصْفِ سَاعَةٍ -

(۲) مَن دَقَّ؟ | لَعَلَّ الْحَامِدَ دَقَّهَ -

(۳) دُقِ الْمِسْمَارُ فِي قَائِمَةِ الطَّوَالَةِ | أَطْنِ يَا سَيِّدِي أَنْهَا تَنْشَقُّ -

(۴) اُنْظُرْ مَن يَدُقُّ الْبَابَ؟ | لَعَلَّ الْحَامِدَ يَدُقُّ الْبَابَ -

(۵) دُقِ هَذَا جِدًّا يَا وَلَدُ | نَعَمْ يَا سَيِّدِي أَدُقُّهُ الْآنَ -

(۶) اِلَىٰ أَيِّ تَقْرِيرٍ يَا بِنَاتُ؟ | دَعْنَا يَا سَيِّدَانَا، نَحْنُ نَقْرَأُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ -

(۷) مَا دُقَّ الْجَرَسُ اِلَى الْآنَ | يَا سَيِّدَانَا! قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ -

(۸) قَافِرُونَ وَلَا تَتَأَخَّرُونَ | هَذَا هُوَ مَطْلُوقُنَا -

بلی واللہ لقد سررتُ جداً بکتوب  
والیدی -

نعم الآد لثک علی کتاب میدک  
علی فہم العری

یا سیدی! انا أحس بالبرد

ما شققته یا سیدی! بل شققه  
ذک الولد الشیر

نعم! هو یقص علينا کل یوم  
قصة تار یخية -

(۹) اَلْوَيْسُ كَ مَكْتُوبِ اَيِّكَ؟

(۱۰) هَلْ تَدُلُّنِي مِنْ فَضْلِكَ عَلَي

كِتَابٍ يَسْهَلُ لِي بِهِ فَهَمُّ الْعَرَبِي

(۱۱) اَلَا تَحْسُ بِالْبُرْدِ يَا سَيِّدِي؟

(۱۲) كَيْفَ شَقَّقْتَ قَمِيصَكَ يَا

حَمِيدًا؟

(۱۳) هَلْ يَقْصُّ عَلَيْكُمْ اسْتَاذُكُمْ

الْقِصَصَ التَّارِيخِيَّةَ؟

## مشق نمبر ۳۰

(۱) احمد! تو نے انگوٹھی تول لی؟

(۲) اے ابھی اس ترازو میں تول لے۔

میں نہیں جانتا کیسے تولا جاتا ہے۔ مجھے

چھوڑ دیں مکان میں تول لوں گا [مجھے

مکان میں تول لینے دیں]

(۳) ایک پلڑے میں انگوٹھی رکھ اور دوسرے

پلڑے میں وزن رکھ۔

میں نہیں جاننا کیسے تولا جاتا ہے۔ مجھے

چھوڑ دیں مکان میں تول لوں گا [مجھے

مکان میں تول لینے دیں]

(۴) انگوٹھی کا وزن کیا ہے؟

(۵) احمد! لو! جب تم کسی کے لیے کوئی

اس کا وزن صرف دو مشقال ہے۔

آپ نے بہت خوب فرمایا جناب! میں

چیز تو لو وزن میں کمی نہ کیا کرو۔

نے [بھی] قرآن میں پڑھا ہے سیدی  
ڈنڈی کے ساتھ تو لا کرو [باکھل صحیح  
تولا کرو]

(۶) چچا! کیا آپ مجھے اپنی یہ کتاب  
عطا فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے وہ ایک  
مفید کتاب معلوم ہوتی ہے۔

میں تمہیں اپنی یہ کتاب دے دوں گا، اگر  
تم ہمارے ہاں ایک مہینہ ٹھیر جاؤ، تاکہ  
میں تمہیں اس کے مطالب سمجھا دوں۔

(۷) ہاں چچا! میں آپ کے پاس ٹھیروں گا۔

تو میرے بیٹے یہ کتاب لو اور پڑھو۔

(۸) کیا اس کتاب کا بھننا میرے لیے

کوشش کرو اور اللہ پر اعتماد کرو اور

اسی پر سوچ دو۔

آسان ہوگا؟

(۹) میرے دوست! مجھے کیا ہوا ہے؟

لئے خلیل! میں مصر اور یورپ کے

[کیا وجہ ہے] کہ میں نے تمہیں ایک

سفر کو چلا گیا تھا۔

دست سے نہ دیکھا کئی بار تمہیں تلاش

کیا اور تمہیں نہ پایا۔

(۱۰) خوش آمدید! میرے دوست تم

میں توکل ہی بمبئی پہنچا ہوں۔

یہاں کب آئے؟

(۱۱) تم نے جو عجائب [وغرائب] دیکھے

میں اس وقت [کیسے] بیان کروں،

ہیں کیا مجھ سے وہ بیان کرو گے؟

اور تم تو درکان جا رہے ہو۔

(۱۲) کیا تم مجھ کو وعدہ کرتے ہو کہ مغرب کے

آج تو میں تم سے وعدہ نہیں کرتا کیونکہ

بعد سفر کے حالات سناؤ گے؟

آج میں مصروف ہوں۔

تو میں تمہارے پاس آ جاؤں۔

(۱۳) تو کیا میں نہ سمجھوں کہ تم ٹال رہے ہو؟

میرے بھائی! تم مایوس نہ ہو، کل میں ان اشارہ ضرور تمہیں [سفر کے] عجیب اور غریب [حالات] سناؤں گا۔

مجھے تمہاری طرف سے کوئی خط نہیں ملا نہ مصر سے نہ لندن سے۔

مجھے میسٹر نہیں ہوتا کہ صبح سویرے جاگ جاؤں [مجھے صبح سویرے جاگنا میسٹر نہیں ہوتا]

(۱۴) کیا تمہیں مصر اور لندن سے کوئی خط نہیں پہنچا؟

(۱۵) خالد! کیا تم ہر روز صبح سویرے جاگ جاتے ہو؟

آج میری ماں نے جگایا تو میں جاگ گیا۔

یہ تمہاری مہربانی ہے، اگر تم مجھے بیدار کر دو گے تو تم ضرور مشکور ہو گے اور میں ضرور ممنون ہوں گا۔

(۱۶) تو آج تمہیں کس نے جگایا؟

(۱۷) مجھے چھوڑ دو [اجازت دو] میں تمہیں نماز کے وقت بیدار کر دیا کروں۔

اللہ تمہاری نیکیاں زیادہ کرے! واللہ آج میں نے تمہیں پہچانا کہ تم سچے مسلمان ہو۔

(۱۸) تم پر احسان نہیں کر رہا ہوں، بلکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اچھے کام میں اپنے بھائی کی مدد کرے۔

آمین! آمین! [ایسا ہی کرا یا سا ہی کر] اے مالک تمام جہانوں کے۔

(۱۹) اللہ تمہارا لگنا سچ کر دکھائے اور مجھے اور تمہیں سچے مسلمانوں میں سے بنا لے۔



## من القرآن

(۱) اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جتنا نہ اُس کو کسی نے جتنا [ نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ] (۲) کوئی بوجھ اٹھانے والی [ جان ] دوسری [ جان ] کا بوجھ نہیں اٹھائے گی [ قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ] (۳) ان کی ایذا رسانی چھوڑ دو [ اس کی پر وائے نہ کرو ] اور اللہ ہر سو نپ دو (۴) [ زکریا علیہ السلام ] نے کہا اے میرے رب! مجھے ایک وارث [ لڑکا ] عطا کر جو میرا وارث ہو اور یعقوب کے خاندان کا وارث ہو (۵) نوح نے کہا، اے میرے مالک! زمین پر کافروں میں سے ایک گھر دار والے کو بھی [ زندہ ] مت چھوڑ۔ اگر تو ان کو زندہ چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور بدکارنا شکریے کے سوا [ اور کچھ ] نہ جنیں گے [ ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور سخت کافر ہوگی ] (۶) اور ظاہری گناہ بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ بھی (۷) تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہونا، اللہ کی رحمت سے کافر قوم کے سوا کوئی بھی ناامید نہیں ہوتا (۸) بودے نہ بنو اور غم نہ کرو، اور تم ہی سب سے بلند [ سب پر فوقیت رکھنے والے ] رہو گے بشرطیکہ تم ایمان والے ہو۔

## خالی جگہ کو پُر کر و

(۱) هَبِّئِي	(۲) سَلِّ	(۳) زِنِّ	(۴) زِنِّي
(۵) لَا تَتَّخِذْ	(۶) مُرْبِي	(۷) سَامُرُ	(۸) هَلْ أَدْرَاكَ
(۹) دَلِّي	(۱۰) صَعُوا	(۱۱) اِلَىٰ اِيْنِ ذَا هِبُوْنَ اَسْتَو	
(۱۲) لَا تَهْرُؤَا	(۱۳) عَلَيَّيْ	(۱۴) هَلْ يَسْرُ	(۱۵) يَسْرُ

(۱۶) هَلْ تُحِبُّ (۱۷) أَجِبْ (۱۸) ثِقٌ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ

(۱۹) وَكَلَّا (۲۰) مَا شِئْتُمَا

اردو سے عربی

(۱) هَلْ تَهَبُّنِي يَا ابْنَ سَاعَةَ  
لاَهَبَنَّ لَكَ يَا بَنِي سَاعَةَ مِنْ  
يَوْمِ الْعِيدِ؟  
الْفِضَّةِ

(۲) كَيْفَ تَجِدُ هَذَا الْكِتَابَ  
يَا سَيِّدِي؟

(۳) هَلْ يَوْجَدُ هَذَا الْكِتَابَ  
فِي الْمَكْتَبِ؟  
لا! لا يَوْجَدُ هَذَا الْكِتَابَ فِي  
هَذِهِ الْاَيَّامِ فِي الْمَكْتَبِ

(۴) يَا أُخْتِي! هَلْ وَرِثْتِ سِوَاكِ  
نَعَمْ! وَرِثْتُ سِوَاكِ فَوَجَدْتُهُ  
عِشْرِينَ مِثْقَالًا

(۵) زِنِّي الْآنَ يَا امَامِي ثَانِيًا  
حَسَنَ! اَرِزْنَةُ اَمَامِكَ

(۶) هَلْ وَصَلْتُمْ كِتَابِي [مَكْتُوبِي]؟  
لا! مَا وَصَلْتَنِي كِتَابُكَ

(۷) اَتَقِفُونَ عِنْدَنَا فِي مِيبَايْ؟  
نَعَمْ! نَقِفُ عِنْدَكُمْ شَهْرًا

(۸) اِنَا كُنْتُ لَبِثْتُ عِنْدَكُمْ فِي دَهْلِ  
هَذَا مِنْ فَضْلِكِ

(۹) اَصَيْفٌ لَنَا اِحْوَالُ سَفَرِكَ يَا  
نَعَمْ! اَصَيْفٌ لَكُمْ اِحْوَالُ سَفَرِي

سَيِّدَانَا؟  
بِالسُّرْرِ

(۱۰) اَيْنَ اَضَعُ كِتَابِي؟  
ضَعْ كِتَابَكَ عَلَى الطَّوَالَةِ

(۱۱) دَعْنِي اَضَعُهُ فِي الصُّنْدُوقِ  
لا بَاسَ اَضِعْ كِتَابَكَ فِي الصُّنْدُوقِ

<p>خَنُّنٌ نَسْتَيْقِظُ صَبَاحًا عِنْدَ [وَقْتِ] صَلَاةِ الْفَجْرِ          أَلْيَوْمَ مَا يَتَقَطُّتُ فَأَيَقْظَنِي          وَالْيَاغِي.</p>	<p>(۱۲) مَتَى نَسْتَيْقِظُ صَبَاحًا؟          (۱۳) مَنْ أَيْقِظُكَ الْيَوْمَ؟</p>
--	---

## مشق نمبر ۳۱ عربی سے اردو

(۱) تو یہاں کب آیا؟ (۲) میں دو گھنٹے سے آیا ہوں (۳) اپنے بھائی کو لا، کیونکہ میں اس کو دیکھنے کا مشتاق ہوں (۴) ہم اسے کل لاتے تھے اور [مگر] آپ کو ہم نے نہیں پایا (۵) احمد! کیا تو نے یہ کتاب دیکھی؟ (۶) نہیں میں نے نہیں دیکھی، آج دیکھوں گا (۷) دیکھ اور پڑھ اور کل مجھے پس کرے (۸) کیا تو نے اپنا سفید گھوڑا بیچ ڈالا (۹) میں نے نہیں بیچا اور ہرگز نہیں بیچوں گا (۱۰) کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے حق بات کہوں؟ (۱۱) کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ تو عن قریب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا؟ (۱۲) تیرا سوال دُہراتا کہ میں سمجھوں جو تو کہتا ہے (۱۳) کوٹلے میں [دُہرنے میں] آفاندہ ہے (۱۴) آپ نے ہمیں بڑا آفاندہ پہنچایا [آپ نے بڑی معلومات دی] (۱۵) جس نے تگ و دوڑ دھوپ [کی اُس نے حاصل کر لیا] (۱۶) جس نے استخارہ کیا وہ شرمندہ نہیں ہوا [وہ شرمندہ نہیں ہوتا ہے] (۱۷) یہ ایک آلہ ہے جس سے حرارت کے درجے شمار کیے جاتے ہیں اور اسے مقياس الحرارة [تھرمامیٹر] کہتے ہیں (۱۸) شروع رات میں سو جا اور شروع صبح میں بیدار ہو جا۔

(۱۹) عصر کے بعد مت سو (۲۰) میرا ارادہ ہے کہ تمہارے اس شہر میں ایک سال کے قریب قیام کروں (۲۱) یہ شخص اخبار کا ایڈیٹر ہے (۲۲) میرے بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ ملک میں تمہارا غلبہ (تمہاری حکومت) ہو تو متحد ہو جاؤ اور تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرو، اللہ تعالیٰ ضرور ہی تمہیں زمین میں خلیفہ (حاکم) بنا دے گا۔

### باپ کی نصیحت اپنے لڑکے کو

(۲۳) اے شریف لڑکے! اللہ پر ایمان لا، اور ثابت قدم رہ اور تمام حالات میں اس کی اطاعت کر اور اس کی راہ میں جو کچھ تجھ پر مصیبت آجائے اس پر صبر کر اور اس سے مردانگہ کو اچھے کاموں میں، اور اس کی پناہ لیا کر کے کاموں سے، اور قول اور عمل میں [بات اور کام میں] استقامت، اور اپنی زبان کی حفاظت کر، اگر تو اس کو بچائے گا تو وہ تجھے بچائے گی اور اگر تو اس سے خیانت کرے گا [اس کا بے جا استعمال کرے گا] تو وہ تجھ سے خیانت کرے گی [تیرے نقصان کا باعث ہو جائیگی] اور ہمیشہ نفع بخش علوم کی طرف مائل رہ اور جہالت اور سستی سے بیزار رہ تاکہ تو اپنی تمنائوں میں کامیاب ہو جائے اور بلندی [بلند درجوں] کو پالے، اللہ تعالیٰ اپنی فرماں برداری اور اپنے بندوں کی خدمت کے لیے تیری عمر دراز کرے۔

میں نے تجھے نصیحت کر دی [میں نے تیری بھلائی کی باتیں سننا دیں]  
بشرطیکہ میری نصیحت قبول کر لے۔ اور جو چیزیں سچی جاتی ہیں اور بخشی جاتی ہیں  
ان میں بہترین چیز نصیحت ہے۔

## من القرآن

(۱) اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو (۲) ہم نے کہا اے آگ ابراہیم پر سرد اور سلامتی ہو جا (۳) ان عورتوں نے کہا حاشا اللہ! خدا کی قسم! یہ تو کوئی بشر نہیں ہے (۴) اس نے کہا، کیا میں نے تجھے نہیں کہہ دیا کہ تو میرے ساتھ کبھی بھی صبر نہیں کر سکے گا (ضبط نہیں کر سکے گا) (۵) اور جب انھیں کہا گیا [کھا جاتا ہے] زمین میں [ملک میں] افساد مت پھیلاؤ، انھوں نے کہا [وہ کہتے ہیں] ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں (۶) انھوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو سنا جو اُن کا ذکر کرتا تھا، اسے ابراہیم کہا جاتا ہے [اس کا نام ابراہیم ہے] (۷) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے انھیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھ سکتے (۸) اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا ہے (۹) بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۱۰) تم بھلائی ہرگز نہیں حاصل کر سکتے یہاں تک کہ اس [مال و دولت] میں سے [کچھ خرچ کرو] اللہ کی راہ میں دو [جس سے تم محبت رکھتے ہو] (۱۱) نماز کو قائم رکھو [پابندی سے پڑھو] اور مشرکین میں شامل نہ ہو جاؤ (۱۲) اللہ کی فرماں برداری کرو اور رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم ہی میں سے صاحب حکومت ہوں فرماں برداری کرو (۱۳) اے ایمان والو! صبر [روزہ] اور نماز کی مدد لیا کرو [یعنی جب کوئی مصیبت آئے تو روزہ اور نماز کے ذریعے اسے دفع کرنے کی کوشش کرو] (۱۴) اے اللہ! ہم تجھ ہی کو بٹو جتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (۱۵) مت ڈر!

تو ہی سب سے بڑتر ہوگا (۱۶) بے شک جن لوگوں نے [سچائی کے ساتھ] کہہ دیا  
 ”ہمارا رب اللہ ہی ہے“ پھر اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہے  
 اور نہ وہ آزرده خاطر ہوں گے †

### اردو سے عربی

(۱) اِنْ يَجْلُ تَنْلَ (۲) ہو یبیعُ کتابہ (۳) تلك الابنة تُدَوِّرُ  
 الكُمَّةَ (۴) اُسَیْدُ اَنْ تَقُوْلُ لِی الْحَقَّ (۵) اَلْمَا قُلْتُ لَكَ اِنَّكَ لَنْ  
 یَحْیَیَ الْیَوْمَ (۶) ہو اَعَادَ سُوَّ اَللّٰہِ لِاَفْهَمَ مَا یَقُوْلُ (۷) نَحْنُ نَخَافُ  
 اللّٰہَ وَلَا نَخَافُ غَیْرَ اللّٰہِ (۸) المسلم لا یخاف الموت (۹) اذا قیل  
 لہ لا تُفِیْدُ قَالَ اِنَّمَا اَنَا مُصْلِحٌ (۱۰) نُرِیْدُ بِہُمْ اَلْیُسْرَ وَہُمْ  
 یرِیْدُوْنَ بِنَا الْعُسْرَ (۱۱) اَجَاءَكَ اَخِی؟ [یا اَکَانَ جَاءَكَ اَخِی؟]  
 (۱۲) لا! مَا جَاءَنِی اَخْوَاکَ (۱۳) صُوْنُوا عِزْرَ صُفْرَکُمْ وَکُوْا [یا وَاِنْ اَضَاعَ  
 مَا لَکُمْ (۱۴) لَا تَتَّبِعْ بَقَرَتَکَ هَذِہٖ لِاَنَّ لَبَنَہَا یُفِیْدُکَ (۱۵) یَا  
 اَخَوَاتِی! اِنْ تُرِیْدُنَّ [یا اِنْ کُنْتُنَّ تُرِیْدُنَّ] اَنْ یَکُوْنَ لِاَوْلَادِکُمْ  
 سَلْطَہٌ عَلَی الْوَطَنِ فَاطِیْعَتِ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہِ (۱۶) یَا اَیُّہَا الْمُؤْمِنٰتُ!  
 اِسْتَعِیْنِ بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ عِنْدَ الْمَصِیْبَةِ (۱۷) یَا اَیُّہَا الْبَنٰتُ  
 الْمُسْلِمٰتُ! لِمَ تَقُوْلِیْنَ مَا لَا تَفْعَلِیْنَ (۱۸) لَا تُطِیْعُوْا الْجَاهِلِیْنَ  
 (۱۹) اِسْتَضَوْبَنَا الْعُلَمَاءُ فِیْ هَذِہِ الْمَسْئَلَةِ †

خالی جگہ کو پُر کرو

(۱) مِنْ اَیْنٍ تَشِیْعُ

(۲) لَا اَقُوْلُ

(۳) بِنَا

(۴) فَاسْتَجِرْ (۵) جَاءَنِي (۶) قُمْتُ (۷) آعَادْتُ  
(۸) بَاعَ (۹) دَوَّرْتُ (۱۰) دُرْتُ

## مشق نمبر ۳۲ عربی سے اردو

(۱) رشید نے فضل کے باپ کو [یا ابو الفضل کو] بلایا تو وہ اس کے پاس آیا اور اسے سلام کیا تو اس [رشید] نے اسے ایک انگوٹھی دی جس کے نگینے میں پیرا تھا (۲) میں نے استناذ کو کھانے کے لیے بلایا [دعوت دی] تو انھوں نے قبول نہ کیا (۳) حادثے نے اپنی خدمت سے باپ کو راضی [خوش] کر دیا تو اس نے اس کے لیے دعائے خیر کی (۴) جعفر کی ماں اس کو راضی نہ تھی تو اس نے اسے بددعا دی (۵) ہاشم نے شیر کی طرف پھینکا تو اسے وہ لگ گیا اور وہ اسی وقت مر گیا (۶) لڑکی! تو کیوں روتی ہے؟ [تجھے کس چیز نے رلایا] (۷) لڑکا مختلف جہات میں پتھر پھینک رہا تھا کہ یکایک ایک پتھر اس کے چھوٹے بھائی کو لگ گیا تو روتا بیٹھا (۸) اس کے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہا (۹) تو نے اپنے لیے کیا باقی رکھا؟ (۱۰) اللہ نے مجھے جو مال دیا ہے وہ میرے لیے کافی ہے (۱۱) تمام معاملات اپنی حالت پر [بہتر] رہ گئے ہیں (۱۲) یورپ میں مکانات [آبادیاں] آتشیں بول سے مٹ گئے [نابود ہو گئے] (۱۳) ہم نے اس سے درگزر کیا [ہم نے اسے معاف کر دیا] (۱۴) اس کو درگزر کیا جائے [اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے] (۱۵) ہمارے پاس تیرا بھائی آیا تو ہم نے ایک کتاب اور ایک قلم وان دیا (۱۶) وہ باغات

نہر کے پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں (۱۷) کیا تو جانتا ہے اس مینے کے کتنے دن گذر چکے ہیں؟ (۱۸) جناب! میں اٹھیک نہیں جانتا لیکن میرا خیال ہے کہ آج دسویں تاریخ ہے (۱۹) آج مجھے امیر کی طرف [امیر کے ہاں] بلا یا گیا ہے (۲۰) اس لڑکی کا نام زینب رکھا گیا (۲۱) ہندوستان میں سب سے اچھی مسجد وہ جامع مسجد ہے جو دہلی میں شہنشاہ شاہ جہاں کے حکم سے بنائی گئی ہے، اور دنیا کے عجائبات میں سے وہ عمارت ہے جو آگرے میں تاج محل کے نام سے نام زد ہے، جسے شہنشاہ موصوف نے تعمیر کر وایا تھا [اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے] (۲۲) ہمارے درمیان اس زبردست [خدا] نے جو تقسیم کر دی ہے ہم اس پر راضی ہو گئے ہیں [یعنی ہاے لیے علم اور جاہلوں کے لیے مال] مخصوص کر دیا کیونکہ مال تو عنقریب ہی فنا ہو جائے گا اور علم ہمیشہ باقی ہے گا۔

### من القرآن

(۱) اور ان کے رب نے انھیں پاکیزہ شراب [شربت] پلا دیا [یا پلائے گا قیامت کے روز] (۲) اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ [مرتبہ] اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا [اور اس کے احکام بجالایا] (۳) اللہ کے بندوں میں صرف علم والے ہی اس کا خوف رکھتے ہیں (۴) ہم ان کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا [کافروں کے دلوں میں] رعب [اور تمھاری دھاک] ڈال دیں گے (۵) اور وہ [منافقین] جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیاطین [بھائیوں] سے تنہائی میں جمع ہوتے ہیں تو انھیں کہتے ہیں ہم تو تمھارے ساتھ ہیں، ہم تو



[مسلمانوں کو] بناتے ہیں [مذاق کھرتے ہیں] (۶) کوئی جان [کوئی شخص] نہیں جانتی کہ وہ کس زمین میں مرے گی (۷) [اے پیغمبر] عن قریب تمہیں تمہارا رب [اپنی نعمتیں] عطا کرے گا تو تم خوش ہو جاؤ گے (۸) تو اللہ تمہیں ان کے [مقابلے] کے لیے کافی ہوگا [یا اللہ تمہیں ان کے شر سے بچائے گا] اور وہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے (۹) اور [اے پیغمبر] تمہارے رب نے حکم نہ دیا ہے کہ [وہ] کسی کی [انہ] کرو مگر اسی کی (۱۰) اور جس کو دانائی دی گئی تو نے شک اسے بہت سی بھلائی دے دی گئی [اسے بہت کچھ خیر و برکت حاصل ہو گئی] (۱۱) جن لوگوں نے [دنیا کی] ناچیز زندگی آخرت [کی اعلیٰ زندگی] کے بدلے خرید لی ہے تو ان کے دُکھ میں [کبھی بھی] تخفیف نہیں کی جائے گی (۱۲) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں خرید لی ہیں اس طور پر کہ ان کے لیے جنت کو مخصوص کر دیا۔ [یعنی جنت کے عوض میں] ❖

### اردو سے عربی

- (۱) دَعَوْتُ الرَّشِيدَ فَأَتَانِي وَسَلَّمْ عَلَيَّ فَأَعْطَيْتُهُ كِتَابًا (۲) نَحْنُ دَعَوْنَا نَارَ فِقَاءِ نَالِي الطَّعَامِ فَأَجَابُونَا دَعْوَتَنَا (۳) دَعَا لِي الشَّيْخُ
- (۴) مَا كَانَ أَبُو سَرَاضِيًّا عَنْهُ فِدَا عَلَيْهِ (۵) سَرَّحَنِي حَامِدٌ بِنْدُوقَةً
- إِلَى الذَّيْبِ فَأَصَابَتْهُ مَوَاتٌ (۶) يَا وَلِدُ! لِمَ تَبْكِي؟ مَنْ يَا مَا
- أَبْكَاكُ؟ (۷) سَوْفَ لَا يَبْقَى لِهَذِهِ مَالٌ (۸) مَا يَبْقَى لِأَخِيكَ؟
- (۹) يَكْفِينَنَا مَا أَعْطَانَا اللَّهُ مِنْ الْمَالِ (۱۰) سُسِّي ابْنُهُ تَحْمُودًا
- [دیکھو سبق ۷-۵] (۱۱) بُنِيَتْ هَذِهِ الْمَدِينَةُ بِأَمْرِ الْوَزِيرِ (۱۲) تَسْقَى

فَرَايِرْ عُنَا مَاءِ الْمَطَرِ ۞

## مشق نمبر ۳۳ عربی سے اردو

- |   |  |
|---|--|
| <p>(۱) اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں! اللہ تمہاری شام بھی اچھی کرے۔</p>   | <p>(۱) آپ پر سلامتی! اللہ تمہاری شام خیر و عافیت سے کرے [تمہاری شام اچھی کرے]</p>                          |
| <p>(۲) میرے استاذ! اللہ تمہیں نے تعطیل کے ایام کو وہ شملہ پر نہایت اچھی حالت میں گزارے۔</p>           | <p>(۲) امید ہے کہ عادت تم نے چھٹی کے دن خوشگواری اور عافیت میں گزارے ہونگے۔</p>                            |
| <p>(۳) اللہ تمہیں نے عصر کی نماز پڑھ لی۔</p>  | <p>(۳) کیا تم نے عصر پڑھ لی؟</p>   |
| <p>(۴) جی ہاں! ہمیں بہاے والد نماز پڑھانے ہیں۔</p>  | <p>(۴) کیا تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہو؟</p>   |
| <p>(۵) میں نے اسے بلایا تو اس نے کہا میں تمہارے پیچھے ہی آتا ہوں</p>                                  | <p>(۵) تم اپنے بھائی کو بلا لاؤ!</p>   |
| <p>(۶) وہ میرے دوست خالد نے مجھے دی ہے</p>  | <p>(۶) تمہیں یہ کتاب کس نے دی؟</p>   |
| <p>(۷) میں نے اسے کچھ نہیں دیا وہ معاوضہ قبول نہیں کرے گا۔</p>  | <p>(۷) تو تم نے اس کے عوض میں اسے کیا دیا؟</p>   |
| <p>(۸) جی ہاں! میں اسے کوئی چیز تحفہ دینا چاہتا ہوں جسے وہ پسند کرتا ہو اور جس سے وہ خوش ہو جائے۔</p> | <p>(۸) تو تمہیں چاہیے اسے اس کی سالگاہ کے دن تحفہ دے دو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں</p> |

تھخے تھائف بھیجا کرو تو تمھارے  
آپس میں محبت پیدا ہوگی  
(۹) تم ہمارے ساتھ استاد سید سعید  
ہاشمی کے گھر چلتے ہو؟

جی ہاں! میں بڑی خوشی کے ساتھ آپ  
کے ہمراہ چلوں گا، کیونکہ میں حضرت ہاشمی  
کی ملاقات کا متمنی ہوں [آرزو رکھتا ہوں]  
بسر و چشم! وہیں نماز پڑھوں گا۔

(۱۰) تو مغرب کی نماز جمعہ میں پڑھ لو  
اور نماز کے بعد میرے ہمراہ چلے چلو

میں نے وہ ایک سو بیس روپے میں خریدا؟  
اچھا! کل ان شاء اللہ آپ کے لیے  
خرید لوں گا۔

(۱۱) فواد! یہ چٹلا گھوڑا کتنے میں خریدا؟  
(۱۲) سستا ہے منگنا نہیں ہے، مہربانی

سے میرے لیے اس گھوڑے جیسا  
خرید لو۔

بہت خوب! جناب میں آپ کے لیے  
[ایسا ہی] خریدوں گا جیسا آپ پسند کرتے  
ہیں اور جس سے آپ خوش ہو جائیں۔

(۱۳) لیکن میرے لیے چٹلا نہ خریدنا مجھے  
مشقی (سیاہ) گھوڑا پسند ہے جس کی  
پیشانی میں سفیدی ہو

میری آرزو ہے کہ ایک ہونسیار ڈاکٹر بن  
جاؤں تاکہ بہاروں کی خدمت کروں۔

(۱۴) احمد! تو انگریزی کتنی سیکھے گا اور اس  
سے تو کیا چاہتا ہے؟

جی ہاں! میں نے سنا تو ہے لیکن میں ناامید  
نہیں ہوں اور نہ اس [کہاوت] کی پروا  
کرتا ہوں، میرا ارادہ ہے کہ کوشش

(۱۵) کیا تو نے [یہ کہاوت] سنا ہے؟ ہر  
وہ چیز آدمی جس کی تمنا کرتا ہے پایا  
نہیں کرتا۔

کھرتا رہوں یہاں تک کہ میں جس کی آرزو رکھتا ہوں وہ حاصل کر لوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کا اجر [ان کی محنت] اصناف نہیں کھرتا۔

آمین! حضرت میرے لیے اپنے مخصوص اوقات میں ہمیشہ دعا کیا کریں، بیشک نیکیوں کی دعا مقبول ہوا کرتی ہے۔

(۱۶) بہت خوب [شاباش]! احمد تیری آرزو مبارک ہے، اللہ تیری کوشش کو مشکور [شکر یہ اور معاوضہ کے قابل یعنی کامیاب] کرے اور تجھے تیری آرزو کی انتہا تک پہنچا دے۔

### من القرآن

(۱) [لے اللہ! ہمیں سیدھی راہ پر چلاؤ (۲)] [لے پیغمبر! اپنے پروردگار کے راستے کی جانب داناںی اور اچھی نصیحت کے ذریعے [لوگوں کو] بلاؤ (۳)] [لوگو! اپنے مالک کو گڑگڑاتے ہوئے اور ہوشیار طور پر پکارا کرو (۴)] ان [کافروں] سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرا کرو اگر تم ایمان والے ہو (۵) جو کچھ رسول تم کو دیدیں لے لیا کرو اور جس چیز سے روک دیں اس سے تم رُک جاؤ (۶) اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکی کی طرف مت ڈالو (۷) اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑے سے دام مت لیا کرو [دنیا کی فانی چیزیں لے کر لوگوں کی مرضی کے مطابق آیتوں کے معنی میں توڑ موڑ نہ کیا کرو] (۸) زمین میں اگر ٹاتا ہوا نہ چلا کر (۹) اس [اللہ] نے فرمایا اے موسیٰ! اس [لاٹھی] کو [زمین پر] ڈال دو

پھر جب اس نے لے ڈال دیا تو ناگہاں وہ تو ایک دوڑتا ہوا سانپ تھا [لاٹھی سانپ بن گئی] (۱۰) لے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے منادی کی جائے [اذان دی جائے] تو اللہ کی یاد کی طرف دوڑ جایا کرو اور خرید و فروخت [بالکل] چھوڑ دیا کرو (۱۱) تو فیصلہ کر لے جو کچھ تو فیصلہ کرنے والا ہے، تو تو صرف اس [دنیا کی] انا چیز زندگی کا فیصلہ کرے گا [اور کیا کرے گا] (۱۲) اللہ تجھے [ان کے شر سے بچانے کے لیے] پان کے مقابلے کے لیے [کافی ہوگا اور وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے] (۱۳) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو [اپنے بندے کی مدد کے لیے] کافی نہیں ہے؟ (۱۴) میں نے سمجھ لیا تھا کہ ضرور میں اپنے [اعمال کے] حساب کے روبرو ہونے والا ہوں (۱۵) لے اطمینان والی جان [لے ایمان والی روح] اپنے مالک کی طرف ایسی حالت میں لوٹ جا کہ تو خوش ہے اور تجھے خوش کر دیا گیا ہے۔

### اشعار

لے غیر کو سکھانے والے شخص! وہ تعلیم خود تیری ذات کے لیے کیوں نہیں؟  
اپنے نفس سے ابتدا کر اور لے اس کی سرکشی سے روک لے توجہ [تیرا  
نفس] اُس سے رُک جائے گا تو تو [ضرور] عقل مند آدمی ہے [عقل مند ہوگا]  
پھر اُس وقت توجہ کرتا ہے وہ سنا جائے گا اور تیری بات سے ہدایت لی  
جائے گی اور [جب ہی] وہ [تیری] تعلیم نامہ بخش ہوگی۔

تنبیہ: یہ آیات ابوالاسود دؤلی کے ہیں جن کی وفات ۶۷ھ ہجری  
میں ہوئی ہے۔ یہ بڑے شاعر تھے اور ایک طرح سے حضرت علیؑ کے شاگرد ہیں

علم نحو کی تدوین کے لیے حضرت علیؑ نے انھیں چند اشارات دے دیے تھے جنہیں میں نظر کر کے انہوں نے علم نحو کی بنا ڈالی۔ یہیں سے علم نحو کی ابتدا ہوتی ہے۔

ذیل کے جملے میں افعال کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ تَوْبَعِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

(۱) اِسْمُنَا فِعْلٌ مَاضِيٌّ اِزْ بَابِ اَفْعَلٍ صِيغَةُ جَمْعٍ مَذْكَرٌ غَائِبٌ، قِسْمٌ مَهْمُوزٌ دَرِ اَصْلِ اَوْ مَسْمُومٌ (دیکھو سبق ۲۴)، قَاعِدَةٌ تَخْفِيفِ نُبْرٍ اَكْ مَطَابِقِ دُوسرے ہمزہ وجوباً الف سے بدل دیا گیا۔

(۲) نُوْدِيَ فِعْلٌ مَاضِيٌّ مَجْهُولٌ اِزْ بَابِ فَاعِلٍ صِيغَةُ وَاوَدٌ مَذْكَرٌ غَائِبٌ، قِسْمٌ نَاقِصٌ يَائِيٌّ اِسْمٌ فِي كُوْنِي تَغْيِيرٍ نِهْيَسٌ هُوَ اِسْمٌ

(۳) اِسْعَوْا فِعْلٌ اِمْرٌ حَاضِرٌ اِزْ بَابِ فَتْحٍ صِيغَةُ جَمْعٍ مَذْكَرٌ، قِسْمٌ نَاقِصٌ يَائِيٌّ، دَرِ اَصْلِ اِسْعَيَوْا، قَاعِدَةٌ تَعْلِيلِ نُبْرِ (۶۱) كْ مَطَابِقِي حَذْفِ هُوْ كُنِي۔ (دیکھو سبق ۲۴)۔

(۴) ذُكِرُوا فِعْلٌ اِمْرٌ حَاضِرٌ مَعْرُوفٌ صِيغَةُ جَمْعٍ مَذْكَرٌ، اِزْ بَابِ فَتْحٍ، اِسْمٌ كَا مَاضِيٌّ وَذَرَا مَضَاعٌ يَدَا، اِزْ قِسْمٌ مَثَالِ وَاوِي، دَرِ اَصْلِ اِوْدَا، اِسْمٌ كَا وَاوِ خِلَافِ قِيَاسِ حَذْفِ كَرِ دِيَا لِيَا هُوَ (دیکھو سبق ۳۰) تَنْبِيْهُ اِ

(۵) تَعْلَمُونَ فِعْلٌ مَضَاعٌ مَعْرُوفٌ صِيغَةُ جَمْعٍ مَذْكَرٌ حَاضِرٌ، اِزْ بَابِ سَمْعٍ، قِسْمٌ صَحِيحٌ، صَحِيحٌ فِي كُوْنِي تَغْيِيرٍ نِهْيَسٌ هُوَ اِسْمٌ

## مشق نمبر ۳۴

(۱) اپنا منہ بچاتا کہ تیری پٹھہ نہ ماری جائے [تیری پٹھہ پر مار نہ پڑے] (۲)  
 اللہ سے شرم (۳) لڑکوں کو! تم شرماتے کیوں نہیں؟ (۴) تو اپنی زبان کو جھوٹ اور  
 گالی سے کیوں نہیں بچاتا؟ (۵) اللہ سے ڈرا اور گناہ سے بچ (۶) ہارون رشید نے  
 مصر پر ایک حبشی غلام کو والی [گورنر] بنا دیا تھا (۷) میں نے ایسی لڑکی کبھی نہیں  
 دیکھی (۸) مجھے کیا ہوا ہے [کیا وجہ] کہ میں تجھے آزر دہ دیکھ رہا ہوں؟ (۹)  
 کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں تمہاری طرف آ رہا ہوں؟ (۱۰) اے فاضل  
 [بڑے عالم] اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ (۱۱) میں سمجھتا ہوں  
 تمہاری رائے درست ہے (۱۲) مجھے تیری کتاب بتا (۱۳) اللہ کی بندگی  
 اس طرح کہ کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، کیونکہ اگر تو اسے نہیں دیکھتا ہے  
 تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے (۱۴) مومن [ایماندار] کی تیز فہمی سے ڈرتے رہو کیونکہ  
 وہ اللہ کی روشنی سے دیکھتا ہے (۱۵) کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو  
 آگ میں ڈال دے گی؟ (۱۶) فرعون بنی اسرائیل [یعقوب کی اولاد] کے لڑکوں  
 کو قتل کر دیتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا (۱۷) ہم نے یہ حدیث ابن  
 عباس [عباس کے بیٹے] سے روایت کی ہے (۱۸) یہ کہانی اصرعی سورہت  
 کی گئی ہے (۱۹) دریائے نیل مصر کے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔

اشعاع

(۲۰) اور میں نے دین کے بعد تو نگری سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی اور کفر کے

بعد مفلسی سے بدتر کوئی چیز نہیں دیکھی (۲۱) اصفیا [روشن دل والوں] کے دلوں کو [ایسی] آنکھیں ہیں جو وہ چیزیں دیکھ لیتی ہیں جنہیں آنکھ سے دیکھنے والے نہیں دیکھتے [نہیں دیکھ سکتے]۔

### من القرآن

(۱) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو [دوزخ کی] آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (۲) تو اللہ نے انہیں اس دن [قیامت کے دن] کے شر سے بچالیا، اور انہیں تروتازگی اور مسرت اور خوشی سے ملا دیا۔ (۳) کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا [معاملہ] کیا؟ (۴) [ابراہیم نے] کہا اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ (۵) [موسیٰ نے] کہا اے میرے رب تو مجھے [اپنے آپ کو] دکھا دے، [خدا نے] کہا تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا۔ (۶) پس ان نمازیوں کے لیے مصیبت ہے جو اپنی نماز میں غفلت کرتے ہیں۔ [اور] جو ریاکاری کرتے ہیں [دکھائے کی نماز پڑھتے ہیں] اور روزمرہ کے برتنے کی چیز بھی روک رکھتے ہیں [اس کے دینے میں غفلت کرتے ہیں] (۷) [اے پیغمبر سنو] جب ابراہیم نے [کافر بادشاہ سے] کہا، میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے [تو کافر بادشاہ نے] کہا میں بھی چلاتا اور مارتا ہوں (۸) اور جب تمہیں کوئی تحفہ دیا جائے [یا سلام و آداب کیا جائے] تو تم اس سے اچھا تحفہ دو یا [کم از کم] اسی کو واپس کر دو [یعنی اسی کے برابر ہی کا تحفہ دے دو]۔



### اردو سے عربی

(۱) قُوا أَفْوَاهَكُمْ كَيْ لَا تَضْرِبَ أَلْفَيْتَكُمْ (۲) لِمَ لَا تَقُونَ أَلْسِنَتَكُمْ  
 مِنَ الْفُسُوقِ (۳) يَا أُخْتِي! اتَّقِي اللَّهَ وَاتَّقِي مِنَ الْمَعْصِيَةِ (۴)  
 مَا رَأَيْنَا مِثْلَ هَذَا الزَّهْرِ قَطُّ (۵) هَلْ كُنْتَ تَرَى أَنَا أَتُونَ إِلَيْكَ؟  
 يَا أَنَا نَاتِيكَ (۶) أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ! مَاذَا اتَّوُونَ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ؟  
 (۷) تَرَى أَنَّهُمَا لَيْسَتْ بِصَبِيحَةٍ (۸) أُعْبِدُوا اللَّهَ كَمَا تَكُونُونَ  
 فَإِن لَّمْ تَكُونُوا اتَّوُونَ فَإِنَّهُ يَرَاكُمْ (۹) يَرَى الْمُؤْمِنُونَ بُرُودَ اللَّهِ  
 فَاتَّقُوا فِرَاسَتَهُمْ (۱۰) أَسْرُوفِي كُنْتُ بَكْمُ (۱۱) وَلَا فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى  
 بَعْدَ إِدَا (۱۲) لِيَقِ الْمُؤْمِنُونَ أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ نَارًا (۱۳) يَا أَيُّهَا  
 الْبَنَاتُ [يَا بَنَاتُ] اسْتَجِيبِي مِنَ اللَّهِ وَاتَّقِي نِعْمَةَ آيَاتِهِ

### باپ کی طرف سے بیٹے کو ایک خط

میرے پیارے بیٹے!

تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں! بیٹا! تمہیں کیا ہو  
 گیا ہے [کیا وجہ ہے کہ تم نے دو مہینے گزار دیے مگر دو سطریں بھی نہیں لکھیں  
 کہ ہمیں تمہارے حالات سے اور تمہاری علمی رفتار سے آگاہی ہوتی؟ کیا کوئی بیماری  
 تمہارے درمیان اور تمہارے خط بھیجنے کے درمیان حائل ہو گئی ہے؟ یا امتحان میں  
 ناکامی نے تمہیں اس قابلِ عتاب خاموشی کی دعوت دی ہے؟ [آمادہ کیا ہے]  
 ہم [صفحہ] کاغذ پر لپنے دلوں کا خصوصاً تمہاری مامتا بھری ماں کا حال کس طرح  
 ظاہر کریں؟ کاش! تم کو معلوم ہو جاتا کہ تمہاری والدہ کس طرح صبح شام

کلید عربی

غم اور فکروں کا گھونٹ پنی رہی ہیں۔  
 کیا تم اپنے سعادتمند ساتھیوں کو نہیں دیکھتے؟ وہ کس طرح اپنے کنبے والوں کو  
 ہر ہفتے خط لکھتے ہیں [جس سے] ان کے دلوں کو راحت ہوتی ہے اور ان کے  
 قلوب مسرور ہو جاتے ہیں۔ [مگر] ہم تمہاری جانب سے ہم اور غم میں مبتلا  
 رہتے ہیں، نہ ہمیں کھانا اچھا لگتا ہے نہ نیند۔  
 بیٹا! ہم پر رحم کرو! اور ہمیں خبر دو اس [حالت] سے جس میں تم ہو [اپنی  
 حالت سے] تاکہ ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم سے فکریں دور ہو جائیں۔  
 ہم ہمیشہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عافیت اور خوشی میں  
 تمہاری حفاظت فرمائے اور تمہیں وہ علم نصیب کرے جو تمہیں عقلمندی اور  
 ترقی کی راہ چلائے۔

## مشق نمبر ۳۵ عربی سے اردو

(۱) آدمی گہرا ہو گیا اور اس کی پیٹھ خوب سخت ہو گئی (۲) غلام کے کپڑے بہت  
 پرانے ہو گئے ہیں (۳) ہم اونٹنی کی گردن پکڑ کر چڑھ گئے تو بہت تیز دوڑی  
 اور قریب تھی کہ گھوڑوں پر سبقت لے جائے (۴) اے بڑھتی! اس  
 لکڑی کو تراش اور اس سے ایک امیرانہ کرسی بنا دے (۵) ندی کا پانی کھاری  
 ہو گیا یہاں تک کہ کوئی ایک گھونٹ بھی اس سے پی نہیں سکتا (۶) بعض اوقات  
 اونٹنی بہت تیز دوڑتی ہے یہاں تک کہ عمدہ گھوڑوں سے بھی سبقت لے جاتی  
 ہے (۷) ہم بہت سے شہر اور دیہات پھرے تاکہ اللہ کے ان بندوں سے ملاقات

کہیں جو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں [بالکل] مخلص [بے ریا اور بے لالچ] ہیں، لیکن ایک شخص کے سوا اور کسی کو [ایسا] نہ پایا حالانکہ وہ دو مہتمنوں کی وضع میں تھا، پس ہم نے اسی کو مخلص، بے ریا اور مسلمانوں کی [گذشتہ] عظمت [وشوکت] کے زندہ کرنے کا حصہ [اور دل دادہ] پایا۔

ایک طالب علم کا خط اپنے والد کی طرف

بخدمت جناب والد بزرگوار

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے مہربان باپ آپ کا مکتوب گرامی مجھے کل ملا۔ میں نے لفافے کے پتے سے اس کے مصدقہ شریف [وانگہی کی جگہ] کو سمجھ لیا [یعنی سمجھ لیا کہ آپ کا بھیجا ہوا ہے] اور بطور تعظیم کے اسے بوسہ دیا، پھر آپ لوگوں کی مسرت آمیز خبروں کے اشتیاق کی حالت میں اے چاک کیا [کھولا] تو ناگہاں [کیا دیکھتا ہوں کہ] وہ خط مجھ پر عتاب [غصہ] کے تیر چلارہا ہے، اور مجھے اس قتل [بے چینی] اور تکلیف سے آگاہ کر رہا ہے جو آپ لوگوں کو خصوصاً میری والدہ مشفقہ کو [میرے خط نہ بھیجنے کی وجہ سے] پہنچا ہے، تو میں نے اسے پورا پڑھا بھی نہیں کہ میری دونوں آنکھوں نے ندامت کے آنسو برسادیے [بہادیے] اور میں اپنے نفس کو پلا مت کرنے لگا۔ میرے پیارے آبا جان! معافی ہو معافی ہو! کیونکہ میرے پاس [اس خاموشی کا] عذر ہے [وجہ ہے] اور عذر بزرگوں کے پاس قبول ہو جاتا ہے۔

وہ یہ کہ مجھے پسند نہیں تھا کہ آپ کو ایسی خبر دے کر جو آپ کو خوش نہ کرے آپ کے خاطر [عاطر] کو کقدر [میلا۔ آزرده] کر دوں، اور وہ بات یہ تھی

کہ میں گذشتہ مہینے کے امتحان میں کامیاب نہیں ہوا تھا، اس کا سبب یہ تھا کہ رمضان کی تعطیل کے بعد بیمار ہو جانے کے باعث میں مدرسہ میں دیر سے واپس آیا تھا۔ پس میرے ساتھی [مجموعت] آگے بڑھ گئے اور مجھے ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے پیچھے چھوڑ دیا لیکن آنسو اس چیز کو واپس نہیں لاتے جو فوت ہو گئی اس لیے میں نے تلافی یافت [جو فوت ہو گیا اس کی تلافی] کے لیے تمام کاموں کو چھوڑ کر کیسوی اختیار کر لی۔ اور پختہ ارادہ کر لیا کہ آئندہ امتحان میں اول نمبر کے کامیاب ہونے والوں میں سے میں بھی [ایک] ہوں گا۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عنقریب ایسی بات کی خوشخبری دوں گا جو آپ لوگوں کو مسرور کرے۔

آپ سے اور والدہ مکرمہ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ دونوں مجھے اپنی دعا میں شامل رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو آپ کے فرمانبردار بیٹے کے [میرے] لیے عرصہ دراز تک زندہ [وسلامت] رکھے ۵ آپ کا فرزند  
محمد رفیع

## مشق نمبر ۳۶ عربی سے اردو

(۱) جب ان [عورتوں] نے اس [یوسف] کو دیکھا تو اسے بڑی چیز [انسان] سے بالاتر سمجھا اور [مدہوشی میں] اپنا ہاتھ کاٹ لیا اور کہنے لگیں عاشر اللہ [خدا کی قسم] یہ تو کوئی بشر [آدمی] نہیں ہے، یہ اور کچھ نہیں مگر فرشتہ ہے۔  
(۲) جب صبح کے وقت ان پر مصیبتیں آئیں اور شام کے وقت تکلیفیں آئیں

[صبح شام ان پر آفتیں نازل ہوئیں] تو وہ ایک ایک کیلئے اللہ سے فریاد چاہنے لگے اور اپنے بتوں اور تھانوں [درگاہوں] سے منہ موڑ لیا (۳) ہر بچہ فطرت [دین اسلام] پر بخا جاتا ہے [پیدا ہونا ہے] پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی [آتش پرست] بناتے ہیں (۴) عیسائی پادری ملکوں میں پھیل گئے اور بہت سے ہنود اور بت پرستوں کو نصرانی بنا لیا اور افسوس ہے بعض مسلمان کہلانے والوں پر جو خواہشات کے درپے ہونے کے باعث نصرانی بن گئے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ نصرانیت ایک فسوخ دین ہے جس پر خود عیسائی بھی نہیں چل سکتے ہیں (۵) ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ [اللہ کی پاکی] بیان کرتا ہوں) یعنی اللہ پاک ہے تمام عیبوں سے [۳۳ بار پڑھو اور ۳۳ بار الحمد لله پڑھو اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھو (۶) کسی کو بدگمانی سے کافر اور فاسق نہ بناؤ (۷) امریکہ، یورپ اور جاپان والے تجارت اور ہنرمندی سے مالدار ہو گئے ہیں (۸) جب کسی کی موت کی خبر سنو یا تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ کہو (۹) ہم نے بہت سے مستشرقین کو پایا کہ وہ اہل مشرق بالخصوص مسلمانوں کے حالات بیان کرنے میں خیانت سے کام لیتے ہیں (۱۰) تجھے لازم ہے کہ کھانے اور پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور ان کے بعد اِنْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔

## مشق نمبر ۳۸ (خالی جگہ کو پُر کرو)

تنبیہ۔ مشق نمبر ۳۷ بالکل آسان ہے اس لیے اس کا ترجمہ نہیں لکھا گیا۔

اے بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۛ

- (۱) کان الولدُ صالحًا یا قائمًا یا اور کچھ (۲) صار للجو معندًا یا کثیفًا  
 (۳) کان الرجلُ صالحین یا اور کچھ (۴) أصبحَ الرجالُ صالحین یا اور کچھ  
 (۵) كانتِ البنْتُ صادقًا یا اور کچھ (۶) صارتِ المرءُ تانِ صادقًا یا اور کچھ  
 (۷) أصبحتِ البناتُ مُهدَّباتٍ یا اور کچھ (۸) أمسى المطرُ غزيرًا یا قلیلًا وغیرہ  
 (۹) باتِ المريضُ هادئًا یا متألمًا (۱۰) سكونُ التلاميذُ ناجحین یا خائبین  
 (۱۱) ليسَ القميصُ قصيرًا یا طويلاً (۱۲) أنا أقومُ مادامَ الأستاذُ قائمًا  
 (۱۳) أليسَ الرجلُ یا الولدُ صادقًا؟ (۱۴) ما زالَ الغمامُ كثيفًا یا مُطرًا وغیرہ  
 (۱۵) أليستِ البناتُ مُهدَّباتٍ؟ (۱۶) قُمتُ یا جلستُ یا أقومُ یا اجلسُ للهِ

## مشق نمبر ۳۰ اردو سے عربی

- (۱) كان البيتُ وسيعًا (۲) كان الخادمُ نشيطًا (۳) صار القميصُ طويلاً (۴)  
 أمسى الزحامُ شديدًا (۵) بات المريضُ هادئًا (۶) دامت البناتُ مُهدَّباتٍ  
 (۷) لا يزالُ اولادُنا صالحین (۸) ظلَّ المطرُ غزيرًا (۹) بات الجوُّ كثيفًا  
 (۱۰) ما كانتِ یا لم تكنْ سُرُجُ الشارعِ مُتقدَّةً (۱۱) سكونُ البناتِ  
 حاضراتٍ (۱۲) أقومُ مادامَ أنتُ یا مادامَ مُتَّجالسينِ ؟

## مشق نمبر ۳۲ اردو سے عربی

(۱) میں [اس سے] نہیں ڈرتا ہوں کہ مفلس ہو جاؤں [یا مفلسی میں صبح کروں]

لہ بارس برسانے والا : لہ یشاخر (ج شہر) چرخہ

لیکن میں [اس سے] ڈرتا ہوں کہ گناہ گار ہو جاؤں [یا گناہ گاری کی حالت میں  
شام کھروں] (۲) کبھی غلام آقا ہو جاتا ہے (۳) اے لڑکی [جو ان لڑکی] مطمئن  
[یا خاموش] رہ (۴) کافر لوگ [دن بھر] اپنے ہتوں کے پاس جھے ہے [یا ٹھیرے  
ہے] (۵) بیمار نے رات آرام سے گزار لی اور چاشت کے وقت تندرست ہو گیا۔  
(۶) تم ہمیشہ سلامت رہے [یا سلامت رہو۔ دعا ہے] (۷) کیا تو سردار کا  
بیٹا نہیں ہے؟ (۸) ہم سب لوگ یکساں نہیں ہیں (۹) ہم ہمیشہ غلاب  
کے پھول کی طرف دیکھتے رہے (۱۰) ہم ہمیشہ ایک اکیلے اللہ کی عبادت  
کرتے رہتے ہیں (۱۱) حق ہمیشہ بڑپانے والا رہتا ہے [غالب رہتا ہے] (۱۲) بطل  
ہمیشہ شکست خوردہ رہتا ہے (۱۳) ہمیشہ ایک گروہ حق پر قائم رہا ہے۔  
[یا قائم رہے گا] (۱۴) جب تک خاموشی مفید ہو خاموش رہا کر (۱۵) میں  
جب تک بے گناہ ہوں دھمکی کی پروا نہیں کروں گا (۱۶) ایڈلین امرتکی ہمیشہ  
تجربہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے فونو گراف کے ایجاد کی راہ پائی [کا میاب  
ہو گیا] جو آواز کو محفوظ کر لیتا ہے پھر اسے ٹوٹاتا ہے (۱۷) بعض اوقات  
ہو پانی بن جاتی ہے (۱۸) مسلمان رہو [یا ہو جاؤ] اور ٹوٹ کر کافر نہ بن جاؤ  
(۱۹) مت بیٹھے جب تک تیرا باپ نہ بیٹھے (۲۰) اللہ اپنے بندے کی بڑ میں  
رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے (۲۱) بیشک دشمنی  
دوستی سے بدل جاتی ہے، لغزشوں کا نیکیوں سے تدارک کر لینے سے (۲۲)  
بیچی ہوئی چیز کا دینا کوئی سخاوت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ تم سخاوت کرو ایسی حالت  
میں کہ تمہارے پاس جو ہے وہ تھوڑا سا ہے [کم ہونے کی حالت میں] یا سخاوت ہے [

## من القرآن

(۱) [مریم نے] کہا، مجھے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے چھوا نہیں، اور نہ میں بدکار ہوں (۲) تو [اے پیغمبر! تم اس کے متعلق شک میں نہ ہو جاؤ [شک نہ کرو] بیشک وہ بالکل حقیقی ہے تمہارے رب کی طرف سے (۳) یہودیوں نے کہا، نصاریٰ کسی [معتبر] چیز پر نہیں ہیں اور نصاریٰ نے کہا، یہودی کسی [قابل اعتبار] چیز پر نہیں ہیں (۴) اور انہوں نے کہا، جب تک موسیٰ ہمارے پاس لوٹ آئیں، ہم اس [پچھڑے] پر معتکف ہیں گے [اس کے پاس پوجا پاٹ کرتے ہوئے بیٹھے رہیں گے] (۵) [موسیٰ نے سامری سے کہا] دیکھ تیرے معبود [پچھڑے] کی طرف جس پر تو معتکف ہو گیا ہے (۶) [میرے رب نے] مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں (۷) [اے مسلمانو! جہاں تک وہ [کافر] تمہارے ساتھ سیدھے رہیں، تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو (۸) پھر جب بشیر [خوش خبری دینے والا] آیا وہ [یوسف کا پیرہن] ان کے [یعقوب کے] منہ پر ڈال دیا، تو وہ پینا [دیکھنے والے] ہو گئے (۹) تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو (۱۰) جب تک آسمان وزمین رہیں گے [تب تک] وہ اس [جنت] میں ہمیشہ رہیں گے ۴

## مشق نمبر ۴۳ عربی سے اردو

لوگ خیال کرتے تھے کہ فریق پرواز [اڑنے کے ہنر] میں کامیابی ناممکن ہے، اور جو کوئی اسے وجود میں لانے کی کارروائی کرتا تھا اس سے مسخری کرنے لگے،



کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ انسان کا عزم محدود ہوتا ہے، اور یہ کہ جب تک وہ پرندے کی مانند [پر والا] نہ پیدا ہو، ہمیشہ اپنی [موجودہ] حالت پر رہے گا، لیکن ایجاد کرنے والوں کی توقعات دور تک ہوا کرتی ہیں تو انہوں نے لگانا اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ پرواز کی کامیابی مکمل ہو گئی، اور ہوائی جہاز آمد و رفت کے بہترین وسائل بن گئے، اور لوگ امریکہ سے یورپ تک بے خوف [و خطر] اس طرح عبور کرنے لگے گویا وہ سلیمان کے فرش پر [ہو ایں اڑے] ہیں۔ اور جرمنی کے سائنس دانوں نے ایک ایسا ہوائی جہاز ایجاد کر کے جو خود ہی بغیر پیارچی کے اڑتا ہے اور جہاں بھیجا جائے چلا جاتا ہے تمام جہان کے سائنسدانوں پر بھقت حاصل کر لی ہے کیونکہ وہ [طیارہ] علم انسانی کی رسائی کے عجائبات میں سے ہے۔ ہم اعتراف کرنے لگے کہ ہر علم والے کے اوپر ضرور ایک بڑا علم والا ہے۔

## مشق نمبر ۴۴ اردو سے عربی

- (۱) قَدْ يَصِيرُ الْخَيْلُ سَخِيًّا (۲) كَوْتُوا صَادِقِينَ وَلَا تَقُولُوا كَذِبًا  
 (۳) كُنَّا حَاضِرِينَ وَهُمْ كَانُوا غَائِبِينَ (۴) الْكُفَّارُ أَصْحَابُ الْمَسْجِدِ -  
 (۵) كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟ (۶) أَلَسْتُمْ بِسُلَيْمَاتٍ؟ (۷) هَلْ بِنْتُمْ  
 مُتَأَلِّمِينَ؟ (۸) لَا! لَعْنُ بِنْتَانِ مُطَبَّئِينَ (۹) مَا زَالَ الْمُجْتَهِدُ  
 عَزِيًّا (۱۰) مَا زِلْنَا نَقْتِسُ عَنْهُمْ حَتَّى وَجَدْنَا هُمْ (۱۱) لَا تَضِعْ  
 [يَا لَاتُزْكِ] الصَّلَاةَ مَا دُمْتَ حَيًّا (۱۲) دُمْتُمْ فِي الْعَاقِبَةِ

## مشق نمبر ۴۶ عربی سے اردو

(۱) قریب تھا کہ ہم خوشی کے مارے اُڑنے لگیں (۲) قریب ہے کہ سست [آدمی] کی آرزو میں سے مار ڈالیں، کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے رہتے ہیں (۳) میں اپنے آپ کو طاعت کرنے لگا (۴) جب عمار مسلمان ہو گئے تو کفار کہ انہیں آگ سے جلایا کرتے، [ایک روز] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن پر گذر ہوا تو آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے اور دعا کرنے لگے (۵) جب گرمی کی شدت بڑھ گئی قریب تھا کہ لکڑی جل اُٹھے (۶) قریب ہے کہ گرمی جموں کو پگھلا دے (۷) ہم اپنے کپڑے اور اپنے ہتھیار درست کرنے لگے (۸) امید ہے کہ وہ [عورتیں] اپنے بچوں کے حالات دریافت کرنے کے لیے مدرسہ میں آجائیں (۹) قریب ہے [عجب نہیں] کہ [یہ] عورت علم میں اپنے شوہر سے فائق ہو جائے [بڑھ جائے] (۱۰) جب صبح کا آجالا ہو گیا، مانی پھل اور پھول چھنے [توڑنے] لگا (۱۱) تکلیف کی شدت سے وہ [عورتیں] منے کے قریب ہو گئیں (۱۲) امید ہے وہ غم جس میں میں نے شام کی ہے اس کے پرے [بعد] قریب کشادگی [مست] ہو (۱۳) جب میرا دل کسی چیز سے پھر جاتا، تو قریب نہیں ہوتا [مکن نہیں] کہ اس کی طرف زمانے کے آخر تک [کبھی بھی] متوجہ ہو جائے۔

### من القرآن

(۱۴) پھر انہوں نے اس [گائے] کو ذبح کیا، حالانکہ وہ قریب نہیں تھے کہ [یہ] کام [کریں] [وہ ذبح کرنے پر آمادہ نہ تھے] (۱۵) امید ہے کہ [اے پیغمبر!]

تمہیں تھا، رب مقام محمود میں بھیج دے [اس مقام میں تمہیں قیامت کے روز اٹھائے] (۱۶) لگے وہ دونوں [آدم و حوا] اپنے اوپر جنت کے پتے چکانے (۱۷) ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بُری ہو (۱۸) قریب ہے کہ آسمان اور زمین پھیٹ جائیں (۱۹) وہ کوئی بات سمجھنے کے قریب نہیں ہیں [ان سے امید نہیں کہ وہ کوئی بات سمجھیں] (۲۰) [حضرت یعقوب نے کہا] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو [یوسف وغیرہ کو] میرے پاس لے آئے (۲۱) [موسیٰ نے کہا] اگر تم پر لڑائی [جہاد] فرض کر دی جاتے تو کیا شاید تم جہاد نہ کرو گے؟ (۲۲) تاریخیاں ہیں بعض پر بعض [ایک پر ایک] جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالے تو قریب نہیں [مکن نہیں] کہ لے دیکھ لے، اور اللہ جسے روشنی نہ دے اس کے لیے کوئی روشنی نہیں ۞

## مشق نمبر ۴۷

ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

كَانَ لِي حِصَانٌ عَرَبِيٌّ جَمِيلٌ الْمُنْظَرُ ، سَمِينًا بِالْغَزَالِ ،  
لَا تَنُكَّانَ كَانَ سَرِيحَ السَّيْرِ حَتَّى كَادَ أَنْ يُسْبِقَ السَّيَّارَاتِ ، وَكَانَ  
لَا يَزَالُ يُسْبِقُ الْخَيْلَ فِي السَّبَاقِ ، وَفَازَ بِكَثِيرٍ مِنَ الْإِنْعَامَاتِ  
حَتَّى صَرَّتْ غَنِيًّا بِسَبَبِهِ -

يَوْمًا سَأَلْتَهُ قَدْ أَصْبَحَ مَرِيضًا ، وَأَوْشَكَ أَنْ يَمُوتَ ، فَظَلَّ  
قَلْبِي مُتَأَلِّمًا ، وَبَادَرْتُ إِلَى عِلَاجِهِ ، وَأَنْفَقْتُ عَلَيْهِ أَلْفَ رُبَيْعَةٍ

لِيَعُودَ إِلَىٰ حَالِهِ السَّابِقِ، لَكِنْ لَمْ يَعُدْ صَحِيحًا كَمَا كَانَ أَوْ لَا، وَمَا انْفَكَّتْ  
وَأَحَدَةٌ مِنْ رِجْلَيْهِ ضَعِيفَةٌ فَلَمْ يَبْقَ أَهْلًا لِلْمَسَابِقَةِ، لَكِنَّهُ مَا بَرِحَ  
يَجْرِي جَرْيًا عَادِيًّا، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَعْمَلُهُ لِلرُّكُوبِ مَا دَامَ شَابًا قَوِيًّا.  
وَكَانَ وَلَدِي الصَّغِيرُ يَرُكِبُهُ فَيَضْرَحُ وَيَضْهَلُ لَيْسَ الْوَلَدُ، وَ  
يَمْتَنِي بِهِ هَوْنًا، لَكِنِّي لَا أَيْكِيلا أَيْخَافُ الْوَلَدَ وَلَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ.  
وَكَانَ يَقْفَهُمُ الْقَوْلَ وَالْإِشَارَةَ كَالْإِنْسَانِ وَيَفْعَلُ مَا يُعَالِلُهُ  
فَكَانَ ذَلِكَ الْحَيَوَانَاتِ كَانَ يُجِيبُنَا بِغَيْرِ اللِّسَانِ. وَفِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ  
مَرِضٌ وَمَاتَ، فَتَأْسَفُنَا كَثِيرًا. وَبَعْدَ ذَلِكَ لِلْحَصَانِ مَا وَجَدْنَا  
مِثْلَهُ إِلَى الْآنِ.

### أَشْعَرٌ

إِنَّ الْغَزَالَ حِصَانًا	قَدْ كَانَ كَالِإِنْسَانِ
هُوَ كَانَ يَقْفَهُ قَوْلَنَا	وَيُجِيبُ دُونَ لِسَانِ
وَلَدٌ صَغِيرٌ يَرُكِبُهُ	فَيَسْرُ كَالْفَرَسِ حَانَ
يَمْتَنِي وَيَضْهَلُ هُجْرَةً	يَجْرِي بِأَلْطَمَيْنَانِ

### ترجمہ

میرا ایک گھوڑا تھا خوش منظر، ہم نے اس کا نام غزال رکھا تھا، کیونکہ وہ  
بہت تیز رفتار تھا، یہاں تک کہ قریب تھا کہ موٹروں سے آگے بڑھ جائے، اور

لے ستر لیسر (فعل مجہول ہے) خوش کیا جانا یعنی خوش ہونا۔ ستر لیسر (فعل معروف) خوش  
کرنا۔ لے بہت خوش۔ لے صہل (ضوف) ہنہانا گھوڑے کا۔ لے خوشی سے۔

ہمیشہ گھڑ دوڑ میں گھوڑوں سے سبقت لے جاتا تھا اور اس نے بہتیرے انعامات حاصل کر لیے تھے، یہاں تک کہ میں اس کی وجہ سے دو لختہ بن گیا۔

ایک روز میں نے اسے دیکھا کہ وہ بیمار ہو گیا ہے، اور قریب تھا کہ مر جائے تو میرا دل آزر رہا ہو گیا، اور میں نے اس کے علاج میں عجلت کی اور اس پر میں نے ہزار روپیہ خرچ کر دیا، تاکہ وہ اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ آئے، لیکن وہ ایسا تندرست نہ ہوا جیسا [پہلے] تھا، اور ہمیشہ [کے لیے] اس کا ایک پاؤں کمزور ہو گیا۔ پھر وہ گھڑ دوڑ کے قابل نہ رہا، لیکن وہ معمولی چال چلتا رہا، تو وہ جب تک جوان اور مضبوط رہا میں اسے سواری کے لیے استعمال کرتا رہا۔

میرا چھوٹا بچہ اس پر سوار ہوا کرتا تھا تو وہ [گھوڑا] خوش ہو جاتا اور ہنہانے لگتا تاکہ لڑکے کو خوش کرے اور اسے لے کر دھیمے دھیمے چلتا تھا، تاکہ لڑکا ڈرے نہیں اور زمین پر گر نہ جائے۔

اور وہ بات اور اشارہ آدمی کی طرح سمجھتا تھا، اور اسے جو کہا جاتے وہ کرتا تھا، گویا وہ جانور بغیر زبان کے ہماری بات کا جواب دیتا تھا۔ پچھلے سال وہ بیمار ہو گیا اور مر گیا تو ہم نے بہت افسوس کیا۔ اور اس گھوڑے کے بعد ہمیں اس کے جیسا [گھوڑا] آج تک نہیں ملا۔

### اشعبل کا ترجمہ

غزال ہمارا گھوڑا انسان کی مانند تھا۔ وہ ہماری بات سمجھتا تھا اور بغیر زبان کے جواب دیتا تھا۔ چھوٹا بچہ اس پر سوار ہوتا تھا تو وہ [گھوڑا] ایک بڑی فرحت پانے والے کی مانند خوش ہو جاتا تھا۔ چلتا اور ہنہانا خوشی کے لمبے اور اطمینان

کے ساتھ [دھیر دھیر سے] دوڑتا۔

## مشق نمبر ۴۹ عربی سے اردو

(۱) اچھے ہیں وہ لڑکے وہ کیا ہی اچھے ہیں! (۲) بُری ہے یہ لکڑی [کھیرا] وہ کیا ہی ردی ہے! (۳) سچائی اچھی چیز ہے اور اس کا انجام [بھی] اچھا ہے اور جھوٹ بُری چیز ہے اور اس کا انجام [بھی] بُرا ہے (۴) ماں باپ کی فرمانبرداری بہت پسندیدہ ہے اور ان کی نافرمانی بہت ناپسندیدہ ہے (۵) عورت سستی بُری ہے کیا ہی بُری ہے! (۶) بدکارانہ کے غضب کی طرف کیا ہی تیزی سے بڑھنے والا ہے (۷) مشرک پر اللہ کا کتنا غضب ہوتا ہے! (۸) یہ عورت کیا ہی حسین ہے! اور وہ لڑکی کیا ہی قبیح ہے! (۹) یہ کتاب آسان ہے اور کتنی آسان ہے! اور وہ کتابیں مشکل ہیں اور کتنی مشکل ہیں! (۱۰) اوٹنی قضاویٰ اچھی ہے اور وہ کتنی تیز رفتار ہے! (۱۱) علماء کی کتنی زیادہ تعظیم کی جاتی ہے! اور جاہلوں کی کتنی بڑی ذلت کی جاتی ہے! (۱۲) تو اچھا لڑکا ہے اور تو کیا ہی اچھا ہے! (۱۳) اس کا علم کتنا بڑا ہے! اور اس کی جہالت کتنی شدید ہے! (۱۴) درخت خرمایا ایک اچھا درخت ہے (۱۵) گزشتہ رات کو شفق کی سرخی کتنی زیادہ تھی! (۱۶) چودھویں شب میں چاند کی روشنی کیا ہی زیادہ ہوگی! (۱۷) اس دوامت میں روشنائی کالی ہے (۱۸) جو کچھ میں نے سنا اس نے مجھے خوش کر دیا اور جو کچھ میں نے دیکھا اس نے مجھے ناراض کر دیا [وہ مجھے ناگوار گزارا] (۱۹) سنو! عشق کی راہ میں مجھے معذور

سمجھنے والا بہت اچھا [شخص] ہے اور [مجھے] ملامت کرنے والا جاہل بہت بُرا  
[ آدمی ] ہے۔

### من القرآن

(۲۰) انسان برباد ہو جائے کیا ہی ناشکر ہے! (۲۱) وہ [اشد] کیا ہی سننے والا  
اور کیا ہی دیکھنے والا ہے! (۲۲) وہ بہت بُری شراب [پینے کی چیز] ہے اور  
وہ [جہنم] بہت بُری ٹھیرنے کی جگہ ہے (۲۳) وہ اچھا بندہ ہے بے شک وہ  
[خدا کی طرف] رجوع ہونے والا ہے (۲۴) بیشک وہ آقا بھی برا ہے اور رشتہ دار  
بھی برا ہے (۲۵) بُری ہے وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا  
ہے (۲۶) اگر تم خیرات کو ظاہر کرو تو بہت خوب اور اگر پوشیدہ رکھو اور اسے  
محتاجوں کو دو تو وہ تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے (۲۷) جن لوگوں نے کفر کیا  
ان کی صورتیں بگاڑ دی جائیں گی [صورتیں بگڑ جائیں گی]

### مشق نمبر ۵۰ اردو سے عربی

- (۱) مَا أَحْسَنَ هَذَا الْكِتَابَ! نَعَمْ ذَاكَ الْفَرَسُ وَمَا أَحْسَنَهُ!  
(۲) هَمَّوْذٌ رَجُلٌ عَالِمٌ وَمَا أَعْلَمُهُ! (۳) بَيْتُ الشَّرِكِ وَمَا أَقْبَحَهُ!  
(۴) هَذَا الْبَطِيخُ سَرْدٌ مَيٌّ وَمَا أَسْرَدَهُكَ! (۵) مَا أَحْسَنَ نَاقَتِي (۶)  
نِعْمَتِ الصَّلَاةِ وَمَا أَحَبَّهَا عِنْدَ اللَّهِ (۷) نَعْمَ الْحَيَوَاتِ  
الْبَقَرَةُ وَمَا أَنْفَعَ لِبَنَاهَا! (۸) نَعْمَ الْكَمَرُ وَمَا أَحْسَنَ عَاقِبَتَهُ  
وَبَيْتِ الْبَحْلِ وَمَا أَقْبَحَ عَاقِبَتَهُ (۹) بَيْتُ الْمُسْرِفِ وَبَيْتُ

عَاقِبَةُ الْأَسْرَافِ (۱۱۱) مَا أَصْلَحَ وَلَدًا وَمَا أَعْقَلَهُ ۖ

## مشق نمبر ۵۱

### ایک طالب علم کی طرف سے باپ کو ایک خط

میرے والد بزرگوار!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ضروری آداب و احترام پیش کرنے کے بعد خدمتِ گرامی میں عرض ہے کہ عرصہ دراز سے میری آرزو تھی کہ آپ کو ایک ایسا عریضہ لکھوں جو آپ کو اور میری والدہ محترمہ کو اور سب گھر والوں کو مسرور کر دے اور چونکہ میں آج اپنی آرزو میں کامیاب ہو گیا ہوں [اس لیے] آپ سب کی خوشنودی کے لیے [اس کے پیش کرنے میں] جلدی کر رہا ہوں۔

اولاً یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مڑ سے افعال کی اور ان کی اقسام کی پہچان [کا بیان] ختم کر لیا ہے۔ اب میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ ہر ایک فعل کا زمانہ صیغہ اور اس کی قسم کو پہچان لوں۔ اور اسی لیے عربی سمجھنے اور گفتگو کرنے کی قوت مجھ میں بڑھ گئی ہے۔

ثانیاً یہ کہ میں نہایت خوشی کے ساتھ آپ سبھوں کو خوش خبری سناتا ہوں کہ میں نے اللہ کے فضل و کرم سے اور آپ کی دعا کی برکت سے امتحان میں کامیابی کی سند حاصل کر لی ہے اور [اس پر] مزید یہ کہ میں اپنی جماعت [کلاس] میں اول [اول نمبر] ہو گیا ہوں۔



میرے والد بزرگوار! میں امتحان کا قصہ بیان کیے بغیر خاموش نہیں رہ سکتا ہوں، وہ یہ ہے کہ طلبہ نے تین ماہ کی مدت میں جو مضامین سیکھے تھے ان کے متعلق اسپیکر صاحبان نے امتحان لینا شروع کیا، اور یہ امتحان تین روز تک یعنی پرسوں کل اور آج عصر تک جاری رہا۔ پھر نماز عصر کے بعد مختبین اور مدرسین (سب اکٹھا) جمع ہوئے۔ پس پرنسپال [صدر مدرس] نے ایک جماعت کے بعد ایک جماعت کو [ایک ایک جماعت کو] بلایا اور ہر ایک [طالب علم] کو اس کے نمبر اور نتیجہ امتحان سے آگاہ کیا۔

اور جب میری جماعت کی نوبت آئی اور تمام طلبہ صف باندھ کر کھڑے ہو گئے، پرنسپال صاحب نے اعلان کیا کہ میں اپنی جماعت میں اول ہوں تو تمام صورتیں [تمام لوگ] میری جانب متوجہ ہو گئیں اور سب آنکھیں [سب لوگ] مجھے تنکھنے لگیں۔ اور پرنسپال صاحب نے خوشنودی اور مسرت کی نظر سے میری طرف دیکھا اور فرمایا "مختی طالب علم کیا ہی عزیز [عزت والا] ہے اس نے مدرسہ میں اپنی موجودگی کا مقصد [خوب] سمجھ لیا ہے اور اپنے مستقبل کی بہتری کو نصب العین [اصل مقصد] بنا لیا ہے، تو بہت اچھا شاگرد ہے اور تو کیا ہی عقل مند ہے! پیارے بچے! اللہ تعالیٰ تجھ میں [تیرے ہر ایک کام میں] برکت دے اور تجھے بہترین کاموں کی توفیق بخشے۔"

میرے ابا جان! میں تو ایسا ہو گیا گویا میں تمام دنیا و ما فیہا [دنیا کا اور دنیا میں جو کچھ ہے] اس کا بھی مالک ہو گیا ہوں اور میرا دل تو رقص میں آگیا [ناچنے یا اچھلنے لگانا]، اور قریب تھا [ایسا معلوم ہونے لگا] کہ خوشی کے مارے میں

کلمہ

4

۴

اڑنے لگوں، میرا رنج و غم خوشی سے مُبدل ہو اور جو زخم گذشتہ امتحان میں  
ناکام ہونے سے مجھے لگا تھا وہ مُندمل ہو گیا [بھگ گیا]۔

میرے ابا! چونکہ ہر نعمت کے وقت اللہ عزوجل [جو عورت والا ہے اور  
جلال والا ہے] کا شکر یہ ادا کرنے کا آپ نے مجھے عادی بنا دیا ہے [اس لیے]  
میں اس [جلسہ] کے بعد ہی مسجد کی طرف دوڑ گیا اور شکر کا دو گانہ ادا کیا اور  
اس بنا پر اللہ کی بہت سی حمد و ثنا کی کہ اس نے مجھ پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں  
کی ریل پیل کر دی ہے [مجھے عطا کر دی ہیں]۔

چونکہ مدرسہ میں کل اور پرسوں چھٹی ہے، ہم سیر کے لیے اساتذہ کے ہمراہ  
قریب کے پہاڑوں پر چڑھ جائیں گے اور وہاں دو روز ٹھہریں گے پھر مدرسہ  
کو واپس آجائیں گے۔

میں نے صرف اس لیے یہ قصہ بیان کیا اور خط کو طویل کر دیا کہ آپ  
بسجھوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے اور آپ لوگوں کے دل مطمئن ہو جائیں۔

یہ [تھی میری گزارش] اور [اس کے علاوہ یہ کہ] میں اپنی والدہ ماجدہ اور  
بھائیوں اور بہنوں کی طرف [خدمت میں] ہدیہ سلام پیش کرنا ہوں [وہ  
سلام] جو آپ لوگوں کی ملاقات کے شوق کے اندر پھیٹا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے سایہٴ عزت و عاطفت کو مجھ پر اور سب گھر والوں پر  
عرصہٴ دراز تک قائم رکھے۔ والسلام

آپ کا فرزندِ مطیع  
محمد رفیع

## سوالات نمبر ۱۶ کے متعلق

سوال (۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:-

كَانَ لِأَسْرَةٍ عَيْنِيَّةٍ صَبِيٍّ لَمْ تَبْلُغْ سِنَهُ خَمْسَ سِنِينَ - وَكَانَ  
جَمِيلًا وَمَا أَجْمَلَهُ - فَبَاتَ لَيْلَةً مِنْ لَيْلِ الشِّتَاءِ بِغَيْرِ لِحَافٍ  
فَأَصْبَحَ مَرِيضًا بِالرُّكَامِ وَالْحُمَّى، وَأَوْثَقَ أَنْ يَمُوتَ. فَظَلَّ الْوَالِدُ  
الْمَغْشُومِينَ وَدَعَا الطَّيِّبَ - فَجَاءَ وَشَخَّصَ، ثُمَّ التَّقَتَ إِلَى أَبْوَابِهِ  
وَقَالَ لَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، إِنَّمَا مَسَّهُ الْبَرْدُ سَيَبْرَأُ  
بِحَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى الْغَدِ - ثُمَّ أَعْطَى دَوَاءً وَأَشْرَبَ الْمَرِيضَ  
شَرْبَةً وَاحِدَةً بِيَدِهِ وَدَهَبَ -

فَأَضْحَى الْوَالِدُ بَعْدَ سَاعَةٍ قَدْ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَصَبَرَ يَنْظُرُ إِلَى  
أَبْوَابِهِ وَجَعَلَ يَتَبَسَّمُ، فَفَرِحَ حَادٍ وَفَرِحَ جَمِيعُ أَهْلِ الْأُسْرَةِ، حَتَّى  
كَادُوا يَطِيرُونَ فَرَحًا وَيَرْقُصُونَ سُرُورًا، ثُمَّ أَعْطَى الدَّوَاءَ  
كَمَا هَدَاهُمُ الطَّيِّبُ، حَتَّى آتَتْهُ بِفَضْلِ اللَّهِ أَمْسَى الصَّبِيُّ صَحِيحًا -  
فَحَمَدَ اللَّهُ سَمْحًا كَثِيرًا وَتَصَدَّقُوا أَمْوَالًا كَثِيرَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
الَّذِي يَشْفِي الْمَرْضَى -

(مذکورہ عبارت کا ترجمہ)

ایک مال دار کنبے [مال دار ماں باپ] کا ایک بچہ تھا، جس کی عمر پانچ  
سال کو بھی نہیں پہنچی تھی [جو پورے پانچ سال کا بھی نہ تھا] اور تھا خوبصورت

اور کتنا خوبصورت! موسم سرما کی راتوں میں سے ایک رات وہ بغیر کھانے کے سو گیا، تو صبح کو زکام اور بخار کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور قریب تھا کہ مر جائے [مرنے کے قریب ہو گیا] تو [اس کے] والدین غمگین ہو گئے اور طبیب [ڈاکٹر] کو بلایا، تو [طبیب] آیا اور تشخیص کی، پھر اس [بچے] کے والدین کی طرف متوجہ ہوا اور کہا "کوئی مضائقہ نہیں ان شاء اللہ" اسے صرف سڑی کا اثر ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد سے کل تک ٹھیک ہو جائے گا پھر اس نے دوا دی اور ایک خوراک بیمار کو اپنے ہاتھ سے پلا دی اور چلا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد لڑکے نے آنکھیں کھولیں اور اپنے والدین کی طرف دیکھنے لگا اور مسکرنے لگا، تو دونوں [ماں باپ] خوش ہو گئے اور تمام خاندان کے لوگ خوش ہو گئے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ خوشی کے مارے اُڑنے [اُچھلنے] لگیں اور ناچنے لگیں، پھر طبیب کی ہدایت کے مطابق انہوں نے اسے دوا دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شام تک لڑکا تندرست ہو گیا۔

اس لیے انہوں نے اللہ کی بہت حمد و ثنا کی [شکر ادا کیا] اور اس خدا کی راہ میں جو بیماروں کو شفا دیتا ہے انہوں نے بہت سامان خیرات کر دیا۔

## مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :-  
 (۱) اَنَا اَكْرَمُ الضَّيْفِ سے اَنَا اَكْرَمْتُ الضَّيْفِ ہوگا۔

اس میں [اَنَا] ضمیر مرفوع منفصل، واحد متکلم [تُ] ضمیر بارز، مرفوع متصل  
واحد متکلم۔

(۲) اَلْحَنُّ نَلْعَبُ بِالْكَرَةِ سے نَحْنُ لَعِبْنَا بِالْكَرَةِ ہوگا۔

اس میں [نَحْنُ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع متکلم۔ لَعِبْنَا میں [نَا]  
ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع متکلم۔

(۳) اَنْتِ تُطْفِئِينَ الْحِجْرَةَ سے اَنْتِ نَطَقْتِ بِالْحِجْرَةِ ہوگا۔

اس میں [اَنْتِ] ضمیر مرفوع منفصل، واحد مؤنث مخاطبہ نَطَقْتِ  
میں [تِ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، واحد مؤنث مخاطبہ۔

(۴) اَنْتُمْ تَنْصُرُونَ الْمُظْلُومَ سے اَنْتُمْ نَصَرْتُمْ الْمُظْلُومَ ہوگا۔

اس میں [اَنْتُمْ] ضمیر مرفوع منفصل، تشبیہ مخاطبہ۔ [تُمْ] ضمیر بارز،  
مرفوع متصل، تشبیہ مخاطبہ۔

(۵) هُنَّ يُحِبُّنَ الْمُدْرَسَةَ سے هُنَّ احْبَبْنَ الْمُدْرَسَةَ ہوگا۔

اس میں [هُنَّ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع مؤنث غائبہ احْبَبْنَ  
میں [نَ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مؤنث غائبہ۔

(۶) هُمْ يَرْجَوْنَ الْيَتَامَى سے هُمْ رَجَوُا الْيَتَامَى ہوگا۔

اس میں [هُمُ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع مذکر غائبہ۔ رَجَوُا میں  
[واو] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مذکر غائبہ۔

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر فاعل اور ضمیر پہچانو  
(۱) اَعْطَيْتُكَ كِتَابًا سے اَعْطَيْتِكَ كِتَابًا ہوگا۔

اس میں اَعْطَى کے اندر ضمیر مرفوع متصل، واحد متکلم کی مُسْتَر ہے وہی فاعل ہے۔ [ك] ضمیر منصوب متصل، واحد مذکر مخاطب۔

(۲) وَهَبْتَنِي سَاعَةً سَے تَهَيَّنْتَنِي سَاعَةً ہوگا۔

اس میں تَهَيَّنْتَنِي میں [ی] ضمیر بارز، مرفوع متصل ہے وہی فاعل ہے [آخر کانون اعراب کا ہے ضمیر نہیں ہے]۔ [نِي] میں نون وقایہ ہے اور [ی] ضمیر منصوب متصل، واحد متکلم۔

(۳) مَتَّحْتَنِي مِقْلَمَةً سَے تَمْنَحْنِي مِقْلَمَةً ہوگا۔

اس میں تَمْنَحْنِي کے اندر ضمیر واحد مذکر مخاطب مُسْتَر ہے وہی فاعل ہے۔ [نِي] میں نون وقایہ اور [ی] ضمیر منصوب متصل واحد متکلم ہے۔

(۴) مَا بَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ سَے نَرْجِعُ إِلَى الْمَنْزِلِ ہوگا۔

اس جملے میں نَرْجِعُ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، جمع متکلم کی مُسْتَر ہے وہی فاعل ہے۔

(۵) هِيَ كَعِبْتْ بِالْكَرَةِ سَے هِيَ تَلْعَبُ بِالْكَرَةِ ہوگا۔

اس جملے میں تَلْعَبُ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، واحد مؤنث مخاطب کی مُسْتَر ہے وہی فاعل ہے۔

(۶) سَافَرْنَا إِلَى دِهْلِي سَے يُسَافِرُونَ إِلَى دِهْلِي ہوگا۔

اس میں يُسَافِرُونَ کے اندر [ن] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مؤنث غائب، وہی فاعل ہے۔



اکڑ کر مت چل (۶) بیشک تیرے لیے ایک ایسا وعدہ ہے جو تجھ سے کبھی بھی خلاف نہ کیا جائے گا (۷) کہہ دو [اے پیغمبر! میری طرف وحی کی گئی! خدا کی طرف سے خبر دی گئی ہے] کہ قوم جنات میں سے ایک گروہ نے [قرآن] سنا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو عقل مندی [ابھی سمجھ، بوجھ] کا راستہ بتلاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لے آئے (۸) اور بات یہ ہے کہ ہماری قوم کے جاہل اللہ کے متعلق یہودہ باتیں کہا کرتے تھے (۹) اور [بات یہ ہے] کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے [بد عقیدہ] تھے جو [مصیبت کے وقت] جتنی لوگوں کی پناہ [دُہائی] لیتے تھے [یعنی ان سے مصیبت ٹالنے کی توقع رکھتے تھے] (۱۰) بے شک جو اپنے رب کے پاس مجرم [گناہ گار] ہو کر آئے گا تو اس کے لیے جہنم ہے (۱۱) تم اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے مت قتل کیا کرو تم تمہیں بھی روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی (۱۲) اور مجھ ہی سے ڈرا کرو (۱۳) کافر [قیامت کے روز] کہے گا، کاش میں مٹی ہوتا [تو اچھا ہوتا]۔

### اشعار کا ترجمہ

(۱) اے میرے پروردگار ہمیشہ تیرا لطف میرے شامل حال رہا۔ اور [اب] نئی [مصیبت] مجھ پر آگئی ہے جسے تو [خوب] جانتا ہے۔ تو تو اس کو مجھ سے پھیر دے [مجھ سے ہٹا دے] جس طرح تو نے ازراہِ کرم مجھے اس کا مادی بنا دیا ہے [جس طرح کہ تو ہمیشہ میری مصیبت ٹالتا رہا ہے] بھلا کون ہے تیرے سوا [جو تیرے] اس بندے پر رحم کرے؟



## مشق نمبر ۵۵ (عربی سے اردو)

(۱) بے شک جس ماپ سے تم [دوسروں کے لیے] ماپتے ہو [اسی سے] تمھارے لیے بھی ماپا جائے گا (۲) وہ شخص جو مسلمانوں کے اوقاف کے متواتی ہیں وہ نہیں جانتے کہ ان کے ہاتھ [قبضے] میں جو مال ہے اے کس طرح خرچ کیا جائے اور کس پر خرچ کیا جائے [کس کو دیا جائے؟] (۳) میں نے جو کچھ تمھاری جانب سے بہادری اور جوانمردی دیکھی جو تم نے آخری لڑائی میں ظاہر کی ہے اس نے مجھے تمھارے اعزاز پر آمادہ کیا۔ (۴) مجھے ان عورتوں پر تعجب آتا ہے جو اپنے فانی جسموں کو سجاتی سنوارتی ہیں، اور اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی روحوں کو نہیں سنوارتیں (۵) جوانوں میں جو سب سے پہلے ایمان لایا وہ ابو بکر صدیق [رضی اللہ عنہ] ہیں اور وہی خلفائے راشدین [ٹھیک اچھے چلنے والے خلیفوں] میں پہلے خلیفہ ہیں (۶) استاد نے جو کچھ بیان کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قرآن پر عمل کرنا جو [پیغمبر] محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کیا گیا ہے ہمارے واسطے دونوں جہان کی کامیابی کے لیے کافی ہے (۷) جس نے بُرائی بوائی اس نے ندامت [کا پھیل] کا ٹانا [ندامت حاصل کی] (۸) میں ایسا ہو گیا تھا جیسے کسی کو شراب نے مست کر دیا ہو (۹) سچا آدمی ذلیل نہیں ہوتا اور جھوٹا معزز نہیں ہوتا (۱۰) مجھے ایک چٹھی ملی جس میں وہ لکھا ہے جو [آگے] آتا ہے :-

اے ہوشیار طالب علم! وہ امتحان قریب آگیا ہے جو چُست [مختی] [

اور سست میں فرق کر دیتا ہے تو تو ان میں سے ہو جا جو محنت کرتے ہیں اور امتحان کے روز کامیاب ہوتے ہیں۔ والسلام

(۱۱) بے شک جو اپنے وطن سے محبت کرتا ہے وہ وہ ہے جو اپنی کوشش ان [باتوں یا چیزوں] میں صرف کرتا ہے جن سے اس کی قوم کی جس کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے، قدر بلند ہو جائے، تو کاریگر جو اپنے کام نچنگی سے کیا کرتے ہیں وہ اپنے وطن کی خدمت کرتے ہیں، اور وہ عورتیں جو اپنے بچوں کی تربیت فضیلت [ترقی کے اصول] پر کرتی ہیں وہ بھی اپنے وطن کی شان بلند کرتی ہیں، اور وہ طالبان علم جو اپنے سبقوں میں کوشش کرتے ہیں وہ بھی اپنی قوم کی عزت [کا قصر] تعمیر کر رہے ہیں (۱۲) جو [وقت] گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل چکا اور جس کی آئندہ توقع ہے [مستقبل] وہ پرے میں ہے، اور تیرے لیے [صرف] وہ گھڑی ہے جس میں تو [ابھی] ہے [حال کا وقت] (۱۳) میں [لفظ] الَّذِي جیسا ہوں، میں بھی اسی کا محتاج ہوں جس کا وہ [لفظ] محتاج ہے۔ پس تو [اس وقت] میرا ثواب اور بہت سی تعریف ٹوٹ لے [حاصل کر لے] ❖

اس شعر کی تشریح یہ ہے کہ لفظ الَّذِي اسم موصول ہے اور ہر اسم موصول کو نحو کے قاعدے سے ایک جملہ کی ضرورت ہے جسے صلہ کہتے ہیں اس صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کی طرف لٹے جسے عائذ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۴۲-۴۴) لغت میں عائذ کے دو معنی ہوتے ہیں ایک تو "ٹوٹنے والا، دوسرے عبادت کرنے والا" یعنی بیمار کی نگر گیری کرنے والا اور صلہ کے بھی دو معنی ہیں ایک تو "جوڑ" دوسرے "عطیہ"۔

یہ وہ شعر ہے جو ایک شاعر نے اپنے ایک امیر دوست کو لکھا تھا جس میں اُس نے اپنی تنگ دستی اور بیماری کی طرف بڑی خوبی سے اشارہ کیا ہے۔

مشق من القرآن نمبر ۵۶

(۱) اے وہ لوگو جو ایمان لاچکے ہو! [اے ایمان والو!] کیوں تم وہ [باتیں] کہتے ہو جو کھرتے نہیں (۲) کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے؟ [عالم اور جاہل؟] (۳) اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہیں، اگر تم [ان کی عدت کے بارے میں] شک کرتے ہو گے تو ان کی عدت تین مہینے ہے (۴) جو اس [دنیا] میں اندھا بنا ہوا ہے [دل کا اندھا ہے] وہ دوسری دنیا میں بھی اندھا ہے (۵) جو کچھ تمہیں رسول نے دیدیا وہ لے لو اس پر عمل کرو [اور جس چیز سے اس نے تمہیں روک دیا اس سے تم رک جاؤ] [باز رہو] (۶) جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے (۷) جس نے اچھے کام کیے، خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت، حالانکہ وہ ایماندار ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی میں زندہ رکھیں گے اور ان کی مزدوری کا معاوضہ اس سے بہتر دیں گے جتنا وہ کام کرتے رہے تھے۔

(۸) [اے مسلمانو!] تم سب سے اچھی امت ہو جو آدمیوں [کی اصلاح] کے لیے نکالی گئی ہے [پیدا کی گئی ہے] کہ تم [ان کو] بھلائی کا حکم کرو گے اور بُرائی سے روکو گے ۛ

مشق نمبر ۵۷ (عربی سے اردو)

(۱) ابراہیم! یہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں میرے بھائی یوسف! یہ تو وہ چیز ہے

(۱) ابراہیم! یہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں

جسے تم جانتے ہو، اور وہ شخص ہے جسے تم پہچانتے ہو۔

یہ جو میرے ہاتھ میں ہے وہ وہی کتاب ہے جو تم نے کل مجھے دی تھی اور وہ جو

دروائے کے پاس کھڑا ہے وہ وہی خادم ہے جسے پرسوں تم نے ہمارے ہاں

بھیجا ہے۔ کیا تم اسے نہیں پہچانتے؟ ہاں! ہم نے اسے ویسا ہی لباس دیا

ہے جیسا ہم پہنتے ہیں اور یہیں سولہ اشرفی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔

ان دونوں آدمیوں کو جنھیں تم نے دیکھا تھا میں نے پھل چھینے [ٹوڑنے] کے لیے باغ میں بھیج دیا ہے۔

تمہارے والد نے ان آدمیوں کو اپنا باغ سدا کرنے کے لیے مجھ سے مانگا تو میں نے انھیں ایک ہفتہ کے لیے ان بھیج دیا تھا۔

ان عورتوں کو میں نے روٹی کے کھیتوں میں

ہے وہ کیا ہے، اور وہ جو دروازے کے پاس کھڑا ہے وہ کون ہے؟

(۲) واشر! تمہارا جواب عجیب ہے میں [بالکل] نہیں سمجھا تم کیا کہہ رہے ہو؟

(۳) بیشک میرے بھائی! میں اسے پہچانتا ہوں، لیکن آج وہ مجھ پر مشتبہ ہو گیا ہے، کیونکہ اس نے آج وہ نہیں پہنا جو ہمارے پاس پہنا کرتا تھا۔

(۴) بہت خوب ابراہیم! اچھا وہ دونوں آدمی کہاں ہیں جنھیں میں نے دو گھنٹہ پیشتر تمہارے پاس دیکھا تھا؟

(۵) اور وہ آدمی کہاں چلے گئے جو تمہارے باغ میں درختوں کو پانی دیتے تھے؟

(۶) یہ تمہاری مہربانی ہے، اور وہ عورتیں

کیا کرتی ہیں جو تمہارے کارخانے میں  
کام کرتی تھیں؟

(۷) جی ہاں! مجھے مزدوروں کی سخت  
ضرورت ہے، کیونکہ تمام کاروبار بگڑنے  
کے قریب آگئے ہیں، میرے پاس کوئی  
نہیں جو کھیتی [انج] کاٹ لائے یا  
کارخانے میں کام کرے، نہ میرے پاس  
کوئی مزدور ہے جو میرے مکان کی  
تعمیر میں بڑھئیوں کی اور حماروں  
کی مدد کرے۔

روٹی چننے کے لیے بیج دیا ہے اور اے  
یوسف! تم ان مردوں اور عورتوں کے متعلق  
کیوں پوچھ رہے ہو، کیا تمہیں ان کی ضرورت ہے؟  
بھائی! یہ کیسے؟ تمہارے پاس تو کام  
کرنے والوں اور مزدوروں کی بڑھی  
تعداد تھی، پھر تعجب ہے انہیں کیا ہو گیا؟

(۸) بھائی یوسف! اللہ تمہاری حالت درست  
کھرے! تمہیں چاہیے تھا کہ ان کے مطالبات  
قبول کر لیتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے [تم نہیں جانتے]  
مہنگائی کتنی غالب ہو گئی ہے اور بازار  
کتنا چڑھ گیا ہے؟

(۹) خدا کی قسم! میں نے آج سمجھا کہ یہ غریب  
لوگ، جو کارخانوں اور کھیتوں میں  
کام کرتے ہیں اور ہمارے لیے

بھائی! تم نے سچ کہا، اگر یہ لوگ نہ ہوتے  
جنہیں ہم بیج [کمزور] سمجھتے ہیں اور حقیر  
جانتے ہیں تو ہم پر زندگی تنگ [دو بھرا]

مکانات تعبیر کرتے ہیں، انھیں ترقی میں اور آسائش میں اور دشمنوں پر غلبہ پانے میں بہت بڑا دخل ہے۔

ہو جاتی، اور ساری دنیا باوجود اپنی فراخی کے ہم پر تنگ ہو جاتی۔ اسی لیے مصلح اعظم [سب سے بڑے سدھارک] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے اپنے غریب [یا مزدور] طبقے میں تلاش کرو [مجھ ان میں سے ایک سمجھو]، کیونکہ تم اپنے غریب طبقے والوں ہی کی بدولت فتح مندی پاتے ہو اور رُزوی بھی [انہی کی بدولت] انھیں ملتی ہے۔ دیکھو! کس طرح آپ نے اپنی معزز مستی کو ادنیٰ لوگوں اور غریب مزدوروں کے ساتھ شامل کر دیا ہے، تاکہ ہم انھیں عزت کی نظر سے دیکھیں اور انھیں حقیر نہ جانیں۔

(۱۰) کتنی بڑی شان ہے اس نبی اُمّی کی جو واقعی سارے جہانوں کے لیے رحمت تھا، کیا ہی حکمت سے بھرا ہوا ہے اس کا کلام! اور کتنا سچا ہے اس طرح امیریں اور غریبوں کو ایک صف میں کھڑا

وا اللہ تم نے سچ کہا، تو میں چاہیے کہ ہم ان مزدوروں کے ساتھ وہی سلوک کریں جو ہم خود اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھائیوں کا معاملہ رکھیں تب زندگی خوشگوار ہوگی اور تمام کاروبار ٹھیک

کرو یا ہر کاش کہ ہم اس نبی مکی پیروی  
 کرتے تو ہمیشہ [سب پر] غالب رہتے۔  
 ہو جائیں گے اور ہر تال کا دروازہ بند  
 ہو جائے گا۔

مشق نمبر ۵۸ (اردو سے عربی)

(۱) الْقُرْآنُ كِتَابٌ أُنزِلَ [يَا الْقُرْآنُ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي أُنزِلَ] عَلَى  
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲) هل تَوَى الرَّجُلَيْنِ الَّذِينَ يَأْتِيَانِ  
 لَيْتِنَا (۳) مَنْ قَالَ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" دَخَلَ الْجَنَّةَ (۴) أَلَيْسَتَانِ  
 اللَّتَانِ تَذْهَبَانِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ هُمَا أُخْتَايَ (۵) أَلَيْسَتَانِ اللَّتِي  
 تَذْهَبْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ هُنَّ مَعْلِمَاتٌ (۶) أَمْرِي مَا فِي يَدِكَ  
 (۷) هَذَا مَا أُحِبُّهُ (۸) هُمْ كَانُوا [بِأَصْرِهِ] أَلَمْ يَأْكُفُوا الْخَمْرَ -  
 (۹) إِنَّ مَا سَأَلْتَنَا مِنْ عِلْمِكَ حَمَلْنَا عَلَى تَكْوِيمِكَ (۱۰) سَيَأْتِيكَ كِتَابٌ  
 يَكُونُ مَكْتُوبٌ فِيهَا مَا يَأْتِي :-

بُعِيَّ! أَنْتَ تَعْلَمُ "فَازَ مِنَ اجْتِهَادٍ" أَرْجُو أَنْ اسْتَعْدَدْتَ [يَا  
 أَنْ تَكُونَ اسْتَعْدَدْتَ] لِلْإِمْتِحَانِ السَّوِيِّ - أَبُوكَ الَّذِي سَرَبَاكَ  
 وَكَذَلِكَ مُعَلِّمُوكَ الَّذِينَ عَلَّمُوكَ، يَنْتَظِرُونَ بِجَاحِكَ ۞

سوالات نمبر کے ۱۱ اور ۱۲ سوال کا حل

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ  
 لکھو (قوس میں جواب ہے)  
 قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِي (يَنْفَعُنِي يَا أَعْطَيْتَنِي) یا اور کچھ

جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي (طَلَبْتَهُ) يَا اوركچ  
 هَذَا اِنْ كِتَابَانَ الَّذَانِ (اَرْسَلْتَهُمَا اِيَّيَّ) يَا اوركچ  
 حُذِرَ الْكِتَابَيْنِ الَّذَيْنِ (هُمَا اَنْفَعُ الْكِتَابَيْنِ لِشَيْئِكَ) يَا اوركچ  
 هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ (يَعْمَلُوْنَ) وَالَّذِيْنَ (لَا يَعْمَلُوْنَ) يَا اوركچ  
 هَذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي (اَعْطَانِيهَا عَمِي) يَا اوركچ  
 اَكَلْتُ الشَّفَاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ (هُمَا مِنْ حِدِّ يِقْتِنَا) يَا اوركچ  
 اَسْرَبْتُ الْمَعْلَمَاتِ اللَّاتِي (يُعَلِّمُنَ الْبَنَاتِ) يَا اوركچ  
 اَحْتَرَمُ مَنْ (عَلَّمَكَ) يَا اوركچ  
 كُلُّ مَا اَكْتَسَبْتُ مِنْ (الْاَلَالِ) يَا اوركچ

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ

(۱) هُمَا الَّذَانِ عَلَّمَكَ (۲) هُمُ الَّذِيْنَ عَلَّمَكَ (۳) هِيَ الَّتِي  
 عَلَّمَكَ (۴) هُمَا اللَّتَانِ عَلَّمَكَ (۵) هُنَّ اللَّتِي عَلَّمَكَ (۶) اَنْتَ  
 الَّذِي عَلَّمْتَنِي (۷) اَنْتُمَا الَّذَانِ عَلَّمْتُمَانِي (۸) اَنْتُمْ الَّذِيْنَ  
 عَلَّمْتُمُونِي (۹) اَنْتِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي (۱۰) اَنْتُنَّ اللَّاتِي عَلَّمْتُنِي  
 تنبیہ - اور جملے بھی بن سکتے ہیں مثلاً اسٹلم کی ضمیروں سے بھی کئی جملے بنا سکتے ہو

مشق نمبر ۵۹

مفعول مطلق کی مثالیں بر (اردو میں مفعول مطلق کے معنی کبھی چھوڑ دیتے ہیں)



خالد نے ایک کھیل کھیلا۔ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا۔ زمین ایک دن میں ایک چکر کاٹی ہے۔ چیتا شیر کی چھلانگ [کی مانند] چھلانگ مارتا ہے۔ بچل فقیروں کی زندگی [کی مانند] زندگی گذارتا ہے اور اس سے دو لہنتنڈوں [کے جیسا] حساب لیا جائے گا۔

مفعول لہ کی مثالیں :-

میں نے خلیل کو پسند کیا ہے اس کی امانت داری کا یقین اور اس کی پاک دامنی پر اعتماد کرنے کی وجہ سے۔ لوگ ملکوں کا سفر کرتے ہیں روزی کی تلاش کے لیے اور علم اور فضیلت طلب کرنے کے لیے۔

مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں :-

نوح (علیہ السلام) ایک زمانہ زندہ رہے اور اپنی قوم کو [خدا کی طرف] رات اور دن بلایا، تو انہوں نے ان کو جواب نہ دیا [ان کی دعوت قبول نہ کی] اور [بلکہ] بڑا تکبر کیا۔ میں نے کتاب میز کے اوپر رکھی اور جوتے اس کے نیچے۔ میں نے ایک میل پیدل سیر کی اور تئو میل موٹر سے اور ہزار میل ہوائی جہاز سے۔

مفعول معہ کی مثالیں :- (ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ ہی ہو سکتا ہے) میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چل پڑا۔ خالد سوچ کے غروب ہونے کے ساتھ ہی حاضر ہوا۔ شاگرد نے کتاب کے ساتھ سیر کی۔ نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جاہ۔

حال کی مثالیں :-

شکرِ فتحمدی کی حالت میں ٹوٹا۔ پانی مست پی جب کہ وہ گدلا ہو۔ مظلوم روتا ہوا

کلید

5

۵

آیا۔ جب طالب علم چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتا ہے تو بڑے پن کی حالت میں سردار ہو جاتا ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف غضبناک اور رنجیدہ حالت میں واپس آئے۔ میں قاضی سے ملا جب کہ [میں اور وہ] دونوں سوار تھے۔ فیصلہ مت کر جب کہ تو غضبناک ہے۔

المبستثنیٰ بالآ کی مثالیں :-

ہر مرض کے لیے ایک دوا ہے مگر موت [کے لیے نہیں] تو انہوں نے اس میں سے پیا مگر تھوڑوں نے [نہیں پیا]۔ ایک درخت کے سوا سب درختوں نے پھل دیا۔ ایک کے سوا سب چور بھاگ گئے۔

مختی کے سوا کسی نے نفع نہیں پایا۔ چند کے سوا انہوں نے کسی نے نصیحت نہ سنی۔ ایک درخت کے سوا [اور] درخت نہیں کاٹے گئے۔

نہیں حاضر ہوا [کوئی] اور سب میں بجز ایک شاگرد کے صحبت نہ اختیار کر مگر اچھوں کی۔ برائی [کی تکلیف] میں نہیں پڑتا مگر اس کا کرنے والا۔ نہیں کاٹا مگر ایک درخت [ایک درخت کے سوا اور کوئی درخت نہیں کاٹا گیا]۔

تسمیٰ کی مثالیں :-

میرے پاس ایک من گھی اور دو رطل شہد اور ایک صاع گیہوں اور ایک گرز رشیم ہے۔ میرے پاس گیارہ بکری اور پندرہ مرغی اور تیس اشرفی ہے۔ ہوا کے لحاظ سے مکان اچھا ہے۔ لڑکا بات چیت میں اچھا ہے۔ سونا وزن اور قیمت کے اعتبار سے [یا وزن اور قیمت میں] چاندی سے زیادہ ہے۔ پیغمبر لوگ کلام میں سب لوگوں سے زیادہ سچے ہیں۔

مناذی کی مثالیں :-

اے خدا کے بندے! اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کر۔ اے قوم کے سردار!  
اپنی قوم کا خادم ہو جا۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں [بھی] بھلائی دے اور  
آخرت میں [بھی] بھلائی دے اور ہمیں آگ [دوزخ] کے عذاب سے بچا۔  
اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

اے مظلوم کی پکار سننے والے۔ اے خیر میں کوشش کرنے والے۔ اے  
بند ذل کے ساتھ نرمی کرنے والے۔

اے مغرور! فریب کھانے والے [غرور چھوڑ دے۔ اے محنتی! کامیابی کی  
خوش خبری سن لے۔ اے ایمان والے! اللہ کے سوا [کسی] پر بھروسہ نہ رکھ۔

اے لڑکے! اٹھ۔ اے استاد! مجھے سکھائیے۔ بچو! بیٹھ جاؤ۔ ایمان والو!  
اللہ کے سوا [کسی] سے مت ڈرو۔

لائفنی الجنس کی مثالیں :-

ایمان سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ توبہ سے بڑھ کر کامیاب ہونے والا کوئی  
سفارشی نہیں۔ کتاب سے بہتر کوئی ساتھی نہیں اور قرآن سے بڑھ کر فائدہ بخش  
کوئی کتاب نہیں۔ کوئی سچا نگار ذلیل نہیں ہوتا اور کوئی شخص جس کا کام بُرا ہو  
پسندیدہ نہیں ہوتا۔

### مشق نمبر ۶۱

عقل مند کے نزدیک کوئی چیز اس کے اپنے وطن سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جس  
کی زمین کے اوپر اور جس کے آسمان کے نیچے چھٹپن میں اس نے پرورش پائی

اور ایک زمانے تک اس کی نباتات اور حیوانات سے فائدہ لیتا رہا ہے، اور اسی [وطن] میں اپنے گھر والوں اور کنبے والوں سمیت اطمینان کی حالت میں زندگی بسر کی ہے۔ وہ اس [وطن] کے مقامات کے سوا کسی اور مقام سے مالوف [مانوس] نہ ہوا، اور اس کے چشموں کے سوا کسی اور اگھاٹ [پروردنہ ہوا] سب سے پہلے اس کی نظر اسی [وطن] کی صورت پر پڑی، اس لیے اس کی محبت نے ایک خالی دل کو پایا اور اس پر غالب ہو گئی۔

اور [حقیقت یہ ہے کہ] انسان آرام کی زندگی نہیں بسر کر سکتا اور نہ کامل خوش نصیبی [خوش حالی] حاصل کر سکتا ہے، مگر اسی وقت جب کہ اس کے ملک والے اپنے حقوق و فرائض سے بخوبی واقف ہو جائیں، اور ان کی نظر میں علم ہی سب سے زیادہ قیمتی شے ہو جائے اور عزیز ترین مقصد ہو جائے۔

پس لے شرف [عزت] کے طالب! اپنے وطن کے حق کی رعایت کے لیے اس وطن سے خاص محبت رکھو اور اس کی خوب حفاظت کرو کیونکہ حب وطن خصال حمید میں سے ہے، بلکہ جیسا کہ کہا گیا ہے [جیسا کہ مشہور ہے] حب وطن ایمان میں داخل ہے۔

## مشق نمبر ۶۲ من القرآن

۱) اے پیغمبر! ہم نے تمہیں کھلی فتح عطا کر دی (۲) اور اپنے رب کے نام کو یاد کرو اور سب سے گٹ کر اسی کے ہو رہو (۳) اور قرآن کو اطمینان سے [ٹھہر ٹھہر کر] پڑھا کرو (۴) اے چادر اوڑھنے والے! تھوڑی رات کے سوا پوری رات یاد اللہ میں گزارا کرو (۵) اور صبح شام اپنے رب کے نام کی

یا دکر (۶) اور رات میں بھی اسنے سجدے کرو اور لمبی رات تک [بہت ات  
 تک] اس کی تسبیح [و تقدیس] میں لگے رہو (۷) انہوں نے کہا ہم تو ایک ہی دن  
 یا دن کا کچھ حصہ ہی ٹھیرے (۸) اور وہ [یوسف کے بھائی] عشا کے وقت  
 روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے (۹) تمہارے لیے سمندر کا شکار اور  
 اس کا کھانا تمہارے فائدے کی خاطر حلال کر دیا گیا ہے (۱۰) وہ جو اپنا مال  
 اللہ کی رضا جوئی کے لیے اور اپنے نفسوں کی مضبوطی کے لیے خرچ کرتے  
 ہیں (۱۱) فرعون نے اور اس کے لشکر نے [یا فرعون نے اپنے لشکر سمیت]  
 سرکشی اور ظلم کی وجہ سے ان کا [بنی اسرائیل کا] پیچھا کیا (۱۲) ہم نے تمہیں  
 حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے (۱۳) ہم نے آسمان سے برکت والا  
 پانی اتارا، پھر بندوں کی روزی کے لیے اس سے ہم نے باغات اگائے اور  
 کھیتی کا اناج اور کھجور کے درخت اونچے اونچے جن کی گیلیں گندھی ہوتی ہیں  
 (۱۵) اور [اللہ تعالیٰ] انہیں ان کے صبر کرنے کے عوض جنت اور ریشمی  
 کپڑے عطا فرمائے گا، اس جنت میں وہ مزین کرسیوں پر تکیہ لگائے بیٹھے  
 ہوں گے، اس میں انہیں نہ [سخت] دھوپ نظر آئے گی نہ سخت سردی  
 (۱۶) اور تو زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر، تو [اکڑ پین کی چال سے] نہ تو زمین کو کبھی  
 پھاڑ سکتا ہے نہ پہاڑ کی بلندی کو کبھی پہنچ سکتا ہے (۱۷) میں نے گیارہ تارے  
 دیکھے (۱۸) تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (۱۹) اور ہم نے موسیٰ سے  
 تیس راتوں کا وعدہ کیا (۲۰) اللہ تعالیٰ بہترین حفاظت کرنے والا ہے  
 (۲۱) اللہ کے نزدیک خطی کے لحاظ سے یہ بات [بہت] بڑی ہے [بڑی

خفگی کا باعث ہے [کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں (۲۲) دائیں ہاتھ والوں کے سوا ہر ایک شخص اپنے کرتوت کا گروہی ہے [ان اعمال کا گروہی ہے جو اس نے کیے ہیں] (۲۳) علم میں تمہیں صرف تھوڑا سا دیا گیا ہے (۲۴) انہیں نہیں جانتے ہیں مگر کم لوگ (۲۵) کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور ہے؟ (۲۶) وہ [بُت] کچھ نہیں ہیں مگر چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آبا و اجداد نے رکھ لیے ہیں (۲۷) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲۸) ان کی بہتری سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہے (۲۹) حج [کے دنوں] میں نہ ہم بستری [ہونی چاہیے] نہ گالی گلوچ نہ جھگڑا لڑائی (۳۰) دین [کے معاملے] میں کوئی زیر دستی نہیں ہے (۳۱) اے آدم! انہیں اُن لچیزوں [کے نام بتا دو۔ (۳۲) اے اسرائیل کی اولاد! میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی تھیں (۳۳) اے ایمان والو! امن و صلح [کے دین یعنی اسلام] میں سب کے سب داخل ہو جاؤ (۳۴) کہہ اے اللہ ملک [حکومت] کے مالک! تو ملک [حکومت] دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے (۳۵) اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر (۳۶) اے ہمارے رب! ہمیں گرفت میں نہ لے اگر ہم نے بھول کی یا غلطی کی (۳۷) بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے (۳۸) بے شک تیرے لیے دن میں بڑے مشاغل ہیں (۳۹) بیشک بے جا فرج کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں :

لے یعنی وہ لوگ جنہیں قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیے جائیں گے :

مشق

ایک شاگرد کا خط چچا کو

نمبر ۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے محترم چچا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 ادب [و تعظیم] کے ساتھ سلام کا ہر پیش کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں  
 وہ بات ظاہر [عرض] کرتا ہوں جو آپ کے قلب کو مطمئن کرے اور ایک ایسا مزہ سنا تا  
 ہوں جو آپ کو اور میرے محترم والدین کو مسرت کر دے (اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوشی  
 کی حالت میں دائم [دقیقہ] رکھے) اور وہ یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور کرم سے کتاب  
 تسہیل الادب فی لسان العرب کا تیسرا حصہ تم کو لیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی بہت بہت  
 حمد و ثنا کرتا ہوں اور اس کا شکر جمیل ادا کرتا ہوں اس بنا پر کہ اس نے علم اور سچائی کی نعمت  
 سے مجھے ممنون فرمایا ہے۔

چچا صاحب! میں وہ وقت بھولا نہیں اور ہرگز نہ بھولوں گا جب کہ میں علم کی طلب  
 اور انحصاراً عربی علوم کی خواہش کی خاطر مدرسہ میں داخل ہوا تھا اور حالانکہ زبان عربی سے  
 بالکل ناواقف تھا، ساتھ ہی بعض طالب علموں نے مجھے کہا تھا کہ عربی زبان سیکھنے اور سمجھانے  
 کے لحاظ سے تمام زبانوں سے زیادہ سخت زبان ہے پھر جب آپ مجھے ہنتم [پرنیپال] کے  
 پاس لے آئے اور مجھے ان کے سامنے کھڑا کر دیا تو میں شروع شروع میں دبشت زدہ ہو گیا، اور  
 دبشت زدہ اور حیرت زدہ ہو کر کھڑا رہا اور قریب تھا کہ کم ہمتی اور خوف کے مایے میں دل  
 مدرسہ کی طرف پھر جائے، جہاں نہ میرا کوئی دوست ہے نہ ایس۔ اس وقت اے مہربان  
 چچا اپنے میرے چہرے سے میرے دل کی بات [دل کی کیفیت] سمجھ لی، اور مہربانی  
 اور شفقت کی توجہ سے میری طرف متوجہ ہو گئے اور میرے دل کو تسلی دینے اور میرا خوف

دور کھرنے کی غرض سے [ہری] انہی کے ساتھ مجھ سے گفتگو کرنے لگے، تو آپ کی باتوں سے میرا دل  
 دلیر [منضبوط] ہو گیا اور میری حیرت اور وحشت جاتی رہی۔ پھر اس کے بعد مہتمم صاحب  
 میرے ساتھ پڑانہ ملاطفت کے پیش آئے اور میرا دل سے خوف دور کر دیا۔ پھر میں نے اللہ پر  
 اعتماد کرتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے عربی کی تحصیل پر نچتے عزم کر لیا اور میں نے  
 مذکور کتاب کا پہلا حصہ شروع کر دیا۔ پھر ٹھوڑی ہی مدت بعد میرا دل خوشی اور شوق سے لبریز ہو گیا  
 کیونکہ میں نے سمجھ لیا کہ جس طرح بعض طلبہ خیال کرتے ہیں عربی دشمنی شکل نہیں، اور میں اسباق یاد  
 کھنے پر [اس طرح] متوجہ ہو گیا [جنگل] جیسے پیاسا پانی پر۔ اور سب شام تحصیل علم میں اپنی پوری  
 کوشش صرف کر دی کیونکہ جس وقت آپ نے مجھے مدرسہ میں داع کیا اس وقت آپ کے مجھے جو  
 قیمتی نصیحتیں حاصل ہوئی تھیں انہیں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔ اور ان [نصیحتوں] میں آپ کا  
 یہ قول بھی تھا غنمتی کے سوا کوئی بزرگی نہیں پانا اور سست کے سوا کوئی ناکام نہیں ہوتا  
 پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے پہلا حصہ تین مہینے میں پڑھ لیا، اور اسی طرح دوسرا حصہ  
 بھی لیکن تیسرا حصہ میں نے پانچ مہینے میں پڑھا، کیونکہ وہ حجم کے لحاظ سے پہلے دوسرے سے  
 ڈگنا ہے۔ الغرض میں نے گیارہ ماہ کی مدت میں تینوں حصے ختم کر لیے حالانکہ مجھے کوئی تکلیف  
 اور دشواری محسوس نہ ہوئی۔ جناب! اب میرا دل خوشی، مسرت اور شکر سے لبریز ہے  
 کیونکہ میں جب قرآن [تشریف] پڑھتا ہوں تو اس کے بیشتر معانی سمجھ لیتا ہوں اور صرف  
 تھوڑے [مقامات] کے سوا اس کے مطالب کا سمجھنا مجھے دشوار نہیں گذرتا اور میں اللہ  
 تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ میں جب چوتھا حصہ مکمل پڑھ لوں گا تو پورا [قرآن] سمجھتا  
 ہوں گا [سمجھنے لگوں گا] پس اللہ ہی کے لیے تعریف ہے ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی،

الحمد للہ کلید عربی کا معلم حصہ سوم ختم ہو گئی



# اسکا رس عربی

عربی صرف و نحو کے سلیس قواعد

(بزرگ محمد عبید الرحمن ایم اے)

طول ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ صفحات

زبان عربی کے قواعد صرف و نحو کی تدریس ایک مستقل فن ہے اور لاکھوں صفحات کا میدان بھی اُس کے لئے تنگ ہے۔

قواعد کی کتابوں کا یہ دفتر کا دفتر چونکہ مختلف زمانوں اور زبانوں میں لکھا گیا ہے اس لئے وہ ہر زبان و مکان کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ موجودہ زمانے کی حالت یہ ہے کہ عربی کی ضرورت بہت زیادہ ہے اور فرصت بالکل مفقود، ایسی صورت میں طویل کتب زمانہ حال کے لئے مفید نہیں ہیں۔ ایک ایسی عربی گرامر کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی جو طلبہ کو آسان اور جدید اسلوب پر کسی کم مدت میں عربی زبان سکھانے، موجودہ طالب علم کی انہی ضروریات کے پیش نظر اس کتاب میں عربی قواعد کو نہایت جامع انداز میں اور جدید اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ مسائل کی بحث و ترتیب عربی زبان کو شہوہ نحوی پیچیدگی کی عربی گرامر پر مبنی ہے اور ساتھ ہی ساتھ انہی فن مثلاً سیبویہ، ابن مالک اور زغنی وغیرہم کی تصانیف سے استدلال کے مطالب کو زیادہ واضح اور سہل بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

اس کتاب میں عربی صرف و نحو کے تمام مسائل آگے بہن مسائل کی جامعیت اور فوائد کی کثرت کے باعث اس پر کسی کتاب طلبہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

مدنی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی